



ہفت روزہ ندائے خلافت

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
35 واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

14 تا 20 رمضان المبارک 1447ھ / 3 تا 9 مارچ 2026ء

روزے کا دین میں مقام

یہ ایک فطری سی بات ہے کہ جس اُمت پر اللہ کے نظام کو دنیا میں قائم کرنے اور اس کے ذریعہ نوع انسانی کی قیادت کرنے اور انسانوں کے سامنے حق کی گواہی دینے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ فرض کیا جائے، اُس پر روزہ فرض ہو! روزہ ہی سے انسان میں محکم ارادے اور عزم بالجزم کی نشوونما ہوتی ہے۔ روزہ ہی وہ مقام ہے جہاں بندہ اپنے رب سے اطاعت و انقیاد کے ساتھ مربوط ہوتا ہے۔ پھر روزہ ہی وہ عمل ہے جس کے ذریعے انسان خدا کی رضا اور اجراءِ خیرت کے لیے تمام جسمانی ضرورتوں پر قابو پاتا اور تمام دشواریوں اور زخموں کو برداشت کرنے کی قوت حاصل کرتا ہے۔

اس فریضہ کا اولین مقصد و تقویٰ، صفائے قلب، احساس ذمہ داری اور خشیتِ الہی کے لیے دلوں کو تیار کرنا ہے۔ تقویٰ دل میں زندہ و بیدار ہو تو مومن اس فریضہ کو اللہ کی فرمانبرداری کے جذبے کے تحت اُس کی رضا جوئی کے لیے ادا کرتا ہے۔ تقویٰ ہی دلوں کا گنہگار ہے۔ وہی معصیت سے روزے کو خراب کرنے سے انسان کو بچاتا ہے، خواہ یہ دل میں گزرنے والا خیال ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن کے اولین مخاطب جانتے تھے کہ اللہ کے یہاں تقویٰ کا کیا مقام ہے اور اس کی میزان میں تقویٰ کا کیا وزن ہے۔ یہ ان کی منزل مقصود تھی، جس کی طرف ان کی روچیں لگتی تھیں۔ روزہ اُس کے حصول کا ذریعہ اور اس تک پہنچانے کا راستہ ہے۔ قرآن اس تقویٰ کو منزل مقصود کی حیثیت سے اُن کے سامنے رکھتا ہے، تاکہ روزے کے راستے سے وہ اس منزل کا رخ کر سکیں۔

سید قطب شہیدؒ

مسجد اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں
کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

اس شمارے میں

پاک افغان جھڑپیں،
فائدہ کون اٹھا رہا ہے؟

روزہ اور بندگی کے تقاضے

روزے اور قرآن کا باہمی تعلق

غزہ پر جاری ظلم اور
مغربی دنیا کی خاموشی

خواتین رمضان کیسے گزاریں؟

زخم خوردہ قلم سے جواب



رحمت الہی کی قدر کیجیے!

المصدر
1173

آیات: 49 تا 51

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ الرُّومِ

وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ﴿٤٩﴾ فَانظُرْ إِلَى آثِرِ رَحْمَتِ اللَّهِ
كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ ذَلِكَ لَمَعْمَى الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾
وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَظَلُّوا مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ﴿٥١﴾

آیت: ۴۹ ﴿وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ﴾ ”اگرچہ اس سے پہلے کہ وہ ان پر برستی، وہ لوگ بالکل ناامید تھے۔“

اکثر اوقات بارانی علاقوں میں جب کسانوں کی مایوسی انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اچانک موسم کروٹ لیتا ہے، ہوا میں اپنا رخ بدلتی ہیں، فضا میں گھٹائیں نمودار ہوتی ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے خشک زمین سیراب ہو جاتی ہے اور کسان مزدور چرنڈ چرنڈ پرند حشرات الارض وغیرہ سب نہال ہو جاتے ہیں۔
آیت: ۵۰ ﴿فَانظُرْ إِلَى آثِرِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾ ”تو دیکھو اللہ کی رحمت کے آثار کی طرف، وہ کس طرح زندہ کر دیتا ہے زمین کو اس کے مُردہ ہو جانے کے بعد!“

﴿إِنَّ ذَلِكَ لَمَعْمَى الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ”یقیناً وہی زندہ کرنے والا ہے مردوں کو بھی اور یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“
آیت: ۵۱ ﴿وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَظَلُّوا مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ﴾ ”اور اگر ہم ایک ایسی ہوا بھیج دیں کہ (جس کے اثرات سے) وہ اسے زرد دیکھیں تو اس کے بعد وہ ناشکری کرنے لگتے ہیں۔“
اگر کسی جھگڑا طوفان سے کھیتی تباہ ہو جائے تو یہ لوگ اللہ کی ناشکری کا اظہار کرنے لگتے ہیں کہ ہماری قسمت تو ہمیشہ ہی پھوٹ جاتی ہے، ہمیں تو کبھی بھی اچھے دن دیکھنے کو نہیں ملے، ہمارے حصے میں تو کبھی تو بھی کوئی خوشی آئی ہی نہیں۔



روزہ چھوڑنے کا نقصان

درس
حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمَ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ)) (جامع ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو آدمی (سفر وغیرہ کی شرعی) رخصت کے بغیر اور بیماری (جیسے کسی عذر) کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے وہ اگر اس کے بجائے عمر بھر بھی روزے رکھے تو جو چیز فوت ہوگئی وہ پوری ادا نہیں ہو سکتی۔“

تشریح: حدیث کا مدعا اور مطلب یہ ہے کہ شرعی عذر اور رخصت کے بغیر رمضان کا ایک روزہ دانستہ چھوڑنے سے رمضان مبارک کی خاص برکتوں اور اللہ تعالیٰ کی خاص انعامات و رحمتوں سے جو محرومی ہوتی ہے، عمر بھر نفل روزے رکھنے سے بھی اس محرومی اور خسران کی تلافی نہیں ہو سکتی، اگرچہ ایک روزے کی قانونی قضا ایک ہی دن کا روزہ ہے، لیکن اس سے وہ ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا جو روزہ چھوڑنے سے کھو گیا..... پس جو لوگ بے پروائی کے ساتھ رمضان کے روزے چھوڑتے ہیں وہ سوچیں کہ اپنے آپ کو وہ کتنا بڑا اور ناقابل تلافی نقصان پہنچاتے ہیں۔

ندائے خلافت

خلافت کی بنا دینا میں ہو پھر استوار لاگین سے ڈھونڈ لاسلاف کا تاب و تکر

تنظیم اسلامی کا ترجمان [نظام] خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

جلد 35 2014-147 رمضان
شمارہ 09 9 تا 3 مارچ 2026ء

مدیر مسئول / حافظ عارف سعید
مدیر / رضاء الحق

مجلس ادارت
فرید اللہ مروت • محمد رفیق چودھری
وسیم احمد باجوہ • خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع
مصطب: مکتبہ جدید پریس ریلوے روڈ لاہور
رشید احمد چودھری

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

”دارالاسلام“ ملتان روڈ چیمبرک لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 042) 35473375-78
E-Mail: markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36- کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 گمناس 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زر تعاون

اندرون ملک800 روپے
بیرون پاکستان

امریکہ: کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
اٹلی، یورپ، ایشیا، امریکہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ: معنی آرڈر یا پی آرڈر
مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن کے عنوان سے ارسال
کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

پاک افغان جھڑپیں، فائدہ کون اٹھا رہا ہے؟

اس وقت ایلسی اتحادِ ثلاثہ (اسرائیل، امریکہ اور بھارت) کا گٹھ جوڑا اپنے عروج پر ہے اور ان کا واضح نشانہ مشرق وسطیٰ اور ہمارے خطے کے مسلم ممالک ہیں۔ چند برس قبل پاکستان میں چلتی حکومت کا تختہ الٹ کر ایک ایسی حکومت قائم کی گئی جس میں ماضی کی تمام حکومتی پارٹیاں (اُس وقت کی متحدہ اپوزیشن) شامل تھیں۔ اُس اُلٹ پھیر کے پیچھے بھی بھاری بوٹوں کی آواز اُسی طرح گونج رہی تھی جیسے اُلٹائی گئی حکومت کے قیام کے وقت گونجتی تھی۔ یہ پاکستان کا 75 سالہ المیہ ہے، کوئی دو چار دن کی بات نہیں۔ بہر حال، آج پاکستان میں فارم 47 کی جو حکومت قائم ہے، وہ ملکی اور بین الاقوامی سطح کے تنازعات کو صل کرنے کی بجائے انہیں مزید ہوا دیتی دکھائی دے رہی ہے۔ دوسری طرف 15 اگست 2021ء کو افغانستان میں امریکی قبضہ کے خلاف 20 سالہ جدوجہد رنگ لائی اور افغان طالبان نے اپنی حکومت (دوبارہ) قائم کر لی۔ لیکن یہ افغان حکومت 1996ء کی حکومت سے کچھ مختلف تھی اور بہر حال اس میں ”قطری“ رنگ بھی تھا۔ آج جب کہ ایلسی اتحادِ ثلاثہ دنیا میں دندنا تا پھر رہا ہے۔ فلسطین میں قتل و غارت گری کے بعد گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو مزید آگے بڑھا رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں مسلم ممالک پر قبضہ کرنے پر نٹلا ہوا ہے اور اس خطہ بلکہ پوری دنیا کو جنگ کی آگ میں جھونکنا چاہتا ہے۔ جو ایران پر حملہ کرنے کی دھمکی دے کر پاکستان کے ایٹمی اور میزائل پروگرام کے درپے ہے۔ (وزیر اعظم پاکستان کے ٹرمپ کے قصیدے پڑھنے، اُسے گلے لگانے اور ٹرمپ کی فیلڈ مارشل کی تعریفوں کے باوجود)۔ دوسری جانب افغانستان کا رخ ہمسایہ مسلم ممالک (چھ میں سے پانچ) سے موڑ کر بھارت کی طرف موڑنے میں بھی اُس کا کردار ہے۔

ایسے میں پاکستان اور افغانستان میں سرحدی جھڑپوں کی خبریں اب معمول کی خبریں بنتی جا رہی ہیں۔ اس حوالے سے سوشل میڈیا پر تو مصدقہ اور غیر مصدقہ خبروں کی بھرمار ہے۔ بہر حال دونوں طرف سے ایک دوسرے کو بڑا نقصان پہنچانے کے دعوے، ماردھاڑ اور قتل و غارت جاری ہیں۔ ایک طرف افغان حکومت کا دعویٰ ہے کہ سرحد پار پاکستان کی فوجی چوکیوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے اور پاکستانی فوجیوں کو گرفتار (انگواء) کر لیا گیا ہے تو دوسری طرف پاکستان کے میڈیا پر روزانہ کی بنیاد پر افغانستان کے مختلف شہروں پر حملوں اور بمباری کی رپورٹنگ کی جا رہی ہے۔ جس میں مبینہ طور پر سرحد پار دہشت گرد گروہوں کے ٹھکانوں کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے (کتنے شہری بھی جاں بحق ہوئے،

کوئی نہیں بتاتا)۔ حکومت پاکستان تو خود فیصلے کرتی نہیں بلکہ اندرونی اور بیرونی آقاؤں کی زبان کو ہی آگے بڑھاتی ہے۔ دوسری طرف افغان حکومت کے بعض اعلیٰ عہدیدار بھی پاکستان کے خلاف زہریلی زبان استعمال کرنے سے باز نہیں آتے۔ جب کہ جو شیخ افغان کمانڈر افغان میڈیا پر یہ کہتے سنا دیے ہیں کہ اگر امیر المومنین حکم دیں تو 24 گھنٹے میں پاکستان پر قبضہ کر لیں۔ گویا دونوں جانب سے زبان کے غلط استعمال اور اخلاقیات کی کم ترین سطح کو اپنایا گیا ہے۔ رمضان المبارک کے دوران یہ ”ہرج“ (قتل و غارت گری) کیا نتیجہ سامنے لائے گا، اس حوالے سے حتمی طور پر کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔

برادر ہمسایہ مسلم ممالک کے ایک دوسرے کو بڑھ چڑھ کر قتل کرنے کے دعوے سمجھ سے باہر ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں واضح طور پر فرماتا ہے: ”اور جو کوئی قتل کرے گا، کسی مومن کو جان بوجھ کر، تو اُس کا بدلہ جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اللہ کا غضب اُس پر ہوگا، اور اللہ نے اُس پر لعنت فرمائی ہے اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ (النساء: 93)

اللہ کا نظام (لین دین) زمین پر نافذ کرنے کا ارادہ اور مقصد سامنے ہو تو پھر یہ بات بخوبی سمجھ آ جاتی ہے کہ ایسی جنگوں اور جھڑپوں میں دونوں اطراف میں مسلمان ہی فتح یاب ہو رہے ہیں اور مسلمان ہی شکست کھا رہے ہیں۔ اب تو خطے کے کئی مسلم ممالک پاکستان اور افغانستان دونوں کو عقل اور ہوش کے ناخن لینے کا کہہ رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان اسلامی برادری و ہمسائیگی کے حقوق کو پیش نظر رکھ کر افغانستان کے خلاف عسکری کارروائیوں کی بجائے مذاکرات کے ذریعے تعلقات استوار کرنے کی کوشش کرے۔ ماضی کی تلخ باتوں کو فراموش کر کے وسعت قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔

ابھی پانی سر سے نہیں گزرا!

”امارت اسلامیہ افغانستان“ کو بھی چاہیے کہ صحیح معنوں میں اسلامی ریاست ہونے کا ثبوت پیش کرے جو اُن کے کردار اور دیگر افعال سے گھل کر سامنے آئے۔ دوحہ معاہدے میں جن شرائط پر دستخط کیے تھے اور

اُن پر عمل درآمد کا وعدہ کیا تھا، اُن سے پہلو تہی نہ کی جائے۔ افغانستان کی سرزمین کو کسی دوسرے ملک کے خلاف استعمال نہ ہونے دیا جائے۔ اس وقت افغانستان کے اپنے تمام ہمسایوں کے ساتھ تعلقات بگڑتے جا رہے ہیں لہذا انہیں اس کی وجوہات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر خود معاہدے کی اس خلاف ورزی کو روکنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، تو ہمسایہ مسلم ممالک کے ساتھ مل کر شریکوں کا مکمل خاتمہ کیا جائے۔ اسلامی برادری اور ہمسائیگی کے حقوق کو پیش نظر رکھتے ہوئے پاکستان سے بہتر تعلقات استوار کرنے کی کوشش کریں۔ دونوں ممالک کی قیادتیں اور ذمہ داران اشتعال انگیز بیانات سے اجتناب کریں۔ اسرائیل، بھارت اور امریکہ کے ابلیس اتحادِ ثلاثہ کی اسلام دشمنی سے چوکنہ رہا جائے۔ بھارت جیسے اسلام اور مسلمان دشمن ملک کی طرف جھکاؤ سے اجتناب کیا جائے۔ دہشت گردی میں ملوث افراد اور جتھوں سے اعلانیہ برأت کی پالیسی کو اختیار کیا جائے۔ ماضی کی تلخ باتوں کو فراموش کر کے وسعت قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔

ابھی پانی سر سے گزرا نہیں!

مستقبل کے منظر نامہ میں خراسان کے خطہ کا اہم کردار ہے۔ اس خطہ کا اصل جوہر افغانستان ہے۔ جس خراسان کا ذکر احادیث مبارکہ میں آیا ہے اُس میں پورے افغانستان کے ساتھ کچھ حصہ ایران اور پاکستان کا اور کچھ علاقے ترکمانستان، تاجکستان اور ازبکستان کے بھی شامل ہیں۔ افغانستان ان ممالک سے اپنے تعلقات کو بہتر بنائے۔ قرآن پاک ہمیں حکم دیتا ہے کہ مسلمان آپس میں بھائیوں جیسا سلوک کریں (الحجرات: 10)۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پاکستان اور افغانستان کی قیادتوں کو فہم و فراست اور دور بینی عطا فرمائے۔ مسلم ممالک اپنے اختلافات کو پس پشت ڈال کر متحد ہوں تاکہ اپنے دشمنوں کو منہ توڑ جواب دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان ممالک کے حکمرانوں کو متحد ہونے اور دشمنوں کی چالوں کو سمجھنے اور پھر ان کو بھڑپور طور پر جواب دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



روزہ اور بندگی کے تقاضے

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)



مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے 20 فروری 2026ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

کھانے کو دیا اور انہیں خوف سے امن عطا کیا۔“

ہمیں کھلانے، پلانے، تحفظ دینے، تمام حاجتیں

پوری کرنے والا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے۔ اس اقرار کے ساتھ

ہم اللہ کی اطاعت کریں تو یہ حقیقی معنوں میں عبادت ہوگی۔

اللہ سے محبت کیسے ہونی چاہیے؟ فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ﴾ (البقرہ: 165)

”اور جو لوگ واقعتاً صاحب ایمان ہوتے ہیں ان کی شدید

ترین محبت اللہ کے ساتھ ہوتی ہے۔“

یہ عبادت کے اولین تقاضے ہیں لیکن کیا آج ہماری

شدید ترین محبت اللہ سے ہے؟ اگر ایسا ہوگا تو عمل بتائے گا

کہ یہ اللہ کا بندہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن وہ

ہے جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے۔ انسان چاہے مسجد میں بیٹھا ہو

یا پارلیمنٹ میں، حج ہو، ملک کا وزیر اعظم ہو، یا فیئلد مارشل

ہو، کسی بھی عہدے اور مقام پر ہو، اس کی گفتگو، عمل، کردار،

اخلاق اور معاملات سے پتا چل جائے گا کہ اس کے دل

میں تقویٰ اور ایمان ہے۔ اگر عمل ثبوت پیش نہیں کر رہا تو

محبت اور عبادت کے دعوے بے بنیاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ

قرآن میں فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَهُ تَقْوُلُونَ مَا لَا

تَفْعَلُونَ ﴿١﴾ كَذِبًا مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا

تَفْعَلُونَ ﴿٢﴾﴾ (الصف: 1)

ہو وہ جو کرتے نہیں ہو؟ بڑی شدید بے زاری کی بات ہے

اللہ کے نزدیک کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔“

یہ بات اللہ کو انتہائی ناراض کر دینے والی ہے کہ تم وہ

کہو جو تم کرتے نہیں ہو۔ بہر حال محبت کے جذبے کے

ساتھ اپنے آپ کو مکمل طور پر، ہر لمحہ اور ہر عمل میں اللہ کی

اطاعت کرنا عبادت ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ

اللہ کے احکامات کو ہر معاملے میں مد نظر رکھنا عبادت کا اصل

مفہوم ہے۔ بد قسمتی سے آج ہمارے ہاں عبادت کا تصور

چند فرمائش کی ادائیگی تک محدود ہو گیا ہے، بعض کے نزدیک

تو صرف جمعہ کی دو رکعت پڑھ لینا ہی عبادت رہ گیا ہے۔

باقی پورا وقت چاہے جو مرضی کریں۔ یہ عبادت کا مفہوم ہرگز

نہیں ہے۔ لفظ عبادت عبد سے بنا ہے۔ عبد عربی میں غلام کو

کہتے ہیں۔ غلام ہر وقت اپنے آقا کا حکم ماننے کا پابند

ہوتا ہے۔ وہ آقا کے سامنے اپنی مرضی نہیں کر سکتا۔ اسی

طرح انسان اپنے خالق کے احکامات پر عمل کرنے کا پابند

مرتب: ابو ابراہیم

ہے۔ رب کے سامنے اپنی مرضی نہیں چلا سکتا۔ تاہم غلامی

اور عبادت میں ایک فرق ہے کہ غلامی مجبوری سے ہوتی ہے

لیکن اللہ کی عبادت محبت کے جذبے کے ساتھ ہونی چاہیے

کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارا خالق بھی ہے، مالک بھی ہے، رازق

بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز کی ہر رکعت میں ہم پہلے اقرار

کرتے ہیں:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١﴾﴾

یہاں ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے،

وہی ہماری ہر حاجت پوری کرنے والا ہے، وہی کائنات کا

نظام چلانے والا ہے، وہی ہر تدبیر فرمانے والا ہے۔ اس

اقرار کے بعد پھر ہم یہ عہد کرتے ہیں:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٢﴾﴾

یہی انداز سورۃ الفربیش میں ہے: ﴿فَلْيَعْبُدُوا

رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ﴿٣﴾ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ لَّهُ

وَأَمَّنَّهُمْ ﴿٤﴾ مِنْ خَوْفٍ ﴿٥﴾﴾ ”پس انہیں بندگی کرنی

چاہیے اس گھر کے رب کی۔ جس نے انہیں بھوک میں

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات قرآنی کے بعد

سب سے پہلے ہم پر اللہ تعالیٰ کا شکر واجب ہے کہ

اس نے ہمیں ماہ رمضان عطا فرمایا۔ قرآن حکیم میں اللہ

فرماتا ہے:

﴿لَكِن يَشْكُرُوا تَحَرُّ لَآذِي يَدِّكَ كَثُفًا﴾ (ابراہیم: 7)

”اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔“

شکر کا یہ بھی تقاضا ہے کہ اللہ کی نعمتوں کی قدر کی

جائے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ ہمیں صحت اور عافیت

کے ساتھ عطا فرمایا۔ یہ اللہ کا رخصی کر لینے، اللہ کو پالنے، جنم

سے آزادی حاصل کرنے اور جنت الفردوس پانے کی محنت

کا ایک موقع اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کیا ہے۔ اللہ ہمیں اس

کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آج سب سے پہلے

اسی حوالے سے چند باتوں کی یاد دہانی مقصود ہے۔ قرآن

میں اللہ تعالیٰ نے روزے کا مقصد یہ بیان فرمایا:

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٩٠﴾﴾ (البقرہ)

”تا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے۔“

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔

بے مقصد زندگی گزارنا جانوروں کا طرز عمل ہے۔ ان کا کوئی

مقصد نہیں ہوتا۔ انسان وہ کہلائے گا جس کا کوئی مقصد زندگی

ہو اور با مقصد طور پر زندگی گزارے۔ انسان کا خالق رب

ہے اور اسی رب نے بتایا کہ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥١﴾﴾

(الذاریات) ”اور میں نے جنم پیدا کیا جنوں اور

انسانوں کو مگر صرف اس لیے کہ وہ میری بندگی کریں۔“

یہ زندگی اللہ نے عبادت کے لیے دی ہے اور

عبادت صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، عمرے تک محدود نہیں

ہے بلکہ پوری زندگی اور زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی بندگی میں گزارنا،

عبادت کا ذریعہ ہیں، یہ ارکان اسلام ہیں مگر عمل اسلام نہیں ہیں۔ البتہ جو بڑی بڑی عبادت عطا کی گئی ہیں یہ بندے کو پوری زندگی کی عبادت کے لیے تیار کرتی ہیں۔ جیسا کہ 24 گھنٹے میں 5 نمازیں بندے کو اللہ کے حضور کھڑا کرتی ہیں، سال میں ایک مرتبہ صاحب نصاب پر زکوٰۃ انسان کے مال کو پاک کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان بڑی بڑی عبادت کے فوائد ہیں۔ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ اللہ کی بندگی کی راستے میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرتی ہیں، انسان بھول جاتا ہے لیکن یہ یاد دہانی کرواتی ہیں۔ جیسا کہ نماز کے بارے میں فرمایا:

﴿إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ (طہ) ”یقیناً میں ہی اللہ ہوں! کوئی اور موجود نہیں سوائے میرے پس تم میری ہی بندگی کرو اور نماز قائم رکھو میری یاد کے لیے۔“

نماز یہ یاد دلاتی ہے کہ ہم نے مسجد کے باہر جا کر بھی اللہ کا بندہ بننا ہے، وہاں سرکشی اور من مانی نہیں کرنی۔ اسی طرح زکوٰۃ یہ یاد دلاتی ہے کہ مال کی محبت میں ہم نے اللہ کی نافرمانی نہیں کرنی، حرام میں ملوث نہیں ہونا۔ آج مال کی محبت میں ہمارے معاشرے میں کتنے بڑے بڑے جرائم ہو رہے ہیں، بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے، کہیں والدین کو قتل کیا جا رہا ہے۔ یہ مال کی محبت ہی تو ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”ہلاک ہو گیا دینار کا بندہ اور درہم کا بندہ“ (یعنی مال کی محبت میں اللہ کو بھول جانے والا۔) (بخاری)

مال کی محبت میں انسان اللہ کی بندگی سے منہ موڑتا ہے، سرکشی کرتا ہے۔ شرک صرف بتوں کی پرستش کا نام نہیں بلکہ مال کی محبت میں اللہ کو فراموش کر دینا بھی شرک ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ہر امت کا کوئی نہ کوئی فتنہ ہے، میری امت کا فتنہ مال ہے۔ اس مال کی خاطر انسان بڑے سے بڑے گناہ کرتا ہے، اپسٹن فالنز سے اب کیا کچھ ظاہر ہو رہا ہے۔ سورۃ زلزال میں ہم پڑھتے ہیں کہ روز قیامت زمین اپنے بوجھ نکال کر باہر رکھ دے گی۔ مسلم شریف کی حدیث کے مطابق یہ بوجھ سونے اور چاندی کے ڈھیر ہوں گے اور انسان انہیں دیکھ کر پشیمان ہوں گے کہ اس دولت کی خاطر ہم دنیا میں رب سے سرکشی کرتے رہے۔ آج یہ کتنا بے وقعت پڑا ہے۔ بندہ کہے گا آج یہ مال میرے کسی کام کا نہیں۔ ہمارے استاد اکثر اسرار احمدؒ سورۃ الحديد کے درس میں تفصیل سے اس بات کو بیان کرتے تھے کہ اگر مال کی

محبت میں بندہ غرق ہوگا تو اللہ کی اطاعت کیسے کر سکے گا؟ اللہ کے دین کے تقاضوں پر عمل کیسے ہوگا؟ مال کی محبت اللہ کی اطاعت میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔ یہ رکاوٹ تب ہٹے گی جب ہم اللہ کی راہ میں اس مال کو خرچ کریں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے، صدقات و خیرات کریں گے، زکوٰۃ کے علاوہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا لِمَنْ يَتَّقُ﴾ (ترمذی)
”مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہے۔“

جب یہ مال اللہ کی راہ میں خلوص کے ساتھ خرچ ہوگا تو اس کی محبت دل سے نکلے گی اور مال بھی پاک ہوگا۔ مال کی محبت دل سے نکلے گی تو اللہ کی بندگی میں انسان آگے بڑھے گا۔ اسی طرح حج ان تمام عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ اس میں مال کا انفاق بھی ہے، نماز کی ادائیگی بھی ہے، سفر اور مشقت بھی ہے۔ اسی طرح روزہ بھی اللہ کی بندگی کے راستے میں رکاوٹوں کو دور کرتا ہے۔ بندگی کا تقاضا تو مرتے دم تک ہے جیسا کہ فرمایا: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ (الحجر) ”اور اپنے رب کی بندگی میں لگے رہیں یہاں تک کہ یقین ہی سے قوع پذیر ہو جائے۔“ ﴿وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (آل عمران) ”اور تمہیں ہرگز موت نہ آنے پائے مگر فرما برداری کی حالت میں۔“

رمضان میں بڑے اچھے مسلمان رہے ہیں، نماز بھی ہے، روزہ بھی ہے، تلاوت قرآن بھی ہے، لیکن چاند رات آتے ہی اگر ہمارا مزاج بدل رہا ہے اور شوال میں وہ کیفیت نہیں رہتی تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے روزے کا مقصد حاصل نہیں کیا۔ روزہ انسان کو صبر اور تقویٰ کی مشق کرواتا ہے کیونکہ اللہ کی جنت اتنی سستی نہیں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جنت کو مشقتوں اور تکالیف نے گھیر رکھا ہے جبکہ جہنم کو لذتوں اور آسائشوں نے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ جنت چاہیے تو محنت اور مشقت سے گزرنا پڑے گا، اللہ کی بندگی میں جان، مال اور صلاحیت کو لگانا ہوگا، روزہ اسی کی مشق کرواتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔“

اسی طرح روزے کا حاصل تقویٰ ہے اور جنت میں جانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے۔ روزے کی حالت میں جس طرح ہم نے حلال کو چھوڑ دیا اسی طرح رمضان

کے بعد ہمیں حرام کو بھی چھوڑنا ہوگا۔ روزے کی حالت میں ہم صبر کرتے ہیں اور نفس کو بے قابو نہیں ہونے دیتے، رمضان کے بعد بھی ہمیں اپنے نفس کو کنٹرول میں رکھنا ہے، اس کو معیوب نہیں بنانا۔ فرمایا:

﴿أَرَيْتَ مَنْ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ﴾ (الفرقان: 43)
”کیا تم نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے؟“

رات کا قیام

روزے کا ایک بہت بڑا حاصل روح کی بیداری ہے۔ روزے کی حالت میں روح کو بیدار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ انسان کا اصل وجود اس کی روح ہے۔ روح کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات ہے۔ روزہ کی حالت میں جب انسان تقویٰ حاصل کرتا ہے تو روح بیدار ہوتی ہے۔ اس بیدار روح کی غذا قرآن مجید ہے۔ دن کو روزہ رکھ کر رات کو اگر قرآن کی تلاوت کریں گے، قرآن سنیں گے، سیکھیں گے، سمجھیں گے تو ہماری روح توانا ہوگی اور جب روح توانا ہوگی تو انسان کا تعلق اللہ کے ساتھ مضبوط ہوگا۔ بخاری شریف کی حدیث ہے اللہ فرماتا ہے:

”روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔“
مومن کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کو رب مل جائے۔ اگر روزہ کی وجہ سے رب مل جاتا ہے تو یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ لہذا رمضان رب کو پالنے کا مہینہ ہے۔ یہ کتنی بڑی خوش نصیبی ہوگی اگر روزہ بخیر صبر یہ کہہ دے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ﴾ از ججی الی رَبِّكَ رَاحِيَةً مَّرْضِيَةً ﴿۸﴾ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿۹﴾ وَادْخُلِي جَنَّاتِي ﴿۱۰﴾ (الفجر) ”اے نفس مطمئنہ! اب لوٹ جاؤ اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تم اس سے راضی وہ تم سے راضی۔ تو داخل ہو جاؤ میرے (نیک) بندوں میں۔ اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں!“

روزہ رکھ کر رات کو قرآن کے ساتھ قیام کرنا چاہیے۔
 محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے نماز تراویح کے دوران دورہ
 ترجمہ قرآن کا سلسلہ شروع کیا تھا جو آج پاکستان کے تمام
 شہروں تک پھیل چکا ہے اور تقریباً 150 مقامات پر
 دورہ ترجمہ قرآن اور بعض مقامات پر خلاصہ مضمین قرآن
 کا اہتمام ہو رہا ہے۔ شہروں میں تو ویسے بھی لوگ رمضان
 کی راتوں میں جاگتے رہتے ہیں، یہی وقت اگر ہم قرآن کو
 سننے، سیکھنے، سمجھنے میں لگائیں تو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا
 موقع حاصل کر سکتے ہیں۔ دورہ ترجمہ قرآن میں قرآن کو
 ترجمے اور تفسیر کے ساتھ سننے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔
 اس سے ایک طرف ہماری روح اور دینی فکر بیدار ہوگی اور
 دوسری طرف دور حاضر کے فتنوں سے بچنے اور اپنے نسل کو
 گناہوں سے بچانے کا موقع بھی ملے گا کیونکہ دجالی
 فتنوں کا دور ہے، بچوں کا عقیدہ و ایمان پھین لینے کے لیے
 سوشل میڈیا پر بے شمار فتنے موجود ہیں اور دجالی تہذیب کو
 میڈیا کے ذریعے بھی پروموت کیا جا رہا ہے۔ ان حالات
 میں اگر ہم اپنے بچوں کو قرآن کا پیغام نہیں سنائیں گے تو
 وہ دجالی فتنوں کا شکار ہو جائیں گے۔ لہذا کوشش کریں کہ
 دورہ ترجمہ قرآن کی محافل میں اپنے ساتھ بچوں کو بھی
 لائیں تاکہ وہ بھی قرآن کا پیغام سن سکیں۔ خواتین کے لیے
 بھی شرکت کا باپردہ انتظام ہوتا ہے۔ رمضان کا یہ مہینہ
 رحمتوں، برکتوں اور جنّتوں کے حصول کا مہینہ ہے۔ جہنم سے
 آزادی کا مہینہ ہے۔ نیکی میں آگے بڑھنے اور بدی سے خود
 کو روکنے کا مہینہ ہے۔ جنت کے دروازے کھلے ہیں اور
 اس کا حصول رمضان میں آسان ہو گیا ہے۔ لہذا اس موقع
 سے فائدہ اٹھائیے۔

بدقسمتی سے ہمیں اس اہم موقع سے فائدہ اٹھانے
 کی بجائے فضولیات میں الجھایا جا رہا ہے۔ کرکٹ، کھیل
 تماشے، رمضان ٹرانسمیشن کے نام پر لوگوں کو مصروف رکھا
 جا رہا ہے تاکہ وہ رمضان کی برکتوں سے استفادہ نہ کر سکیں۔
 اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں لوگوں کو اسلام کے
 قریب لانے کی کوشش ہونی چاہیے لیکن اس کے برعکس
 یہاں کچھ اور چل رہا ہے۔ سندھ اسمبلی کے ایک ہندو ممبر
 نے گزشتہ دنوں شراب پر پابندی کا مطالبہ کیا لیکن انتہائی
 افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان ممبران اسمبلی نے اس
 کی مخالفت کی۔ سندھ میں وہ علاقہ جس کو میٹروپولیٹن پارٹی کا گڑھ
 کہا جاتا ہے، وہاں سرعام شراب خانے کھلے ہوئے ہیں
 اور رمضان کی راتوں میں بھی وہاں سرعام شراب فروخت

ہو رہی ہے، پارٹیاں ہو رہی ہیں، ناچ گانا ہو رہا ہے، فحاشی
 اور بے حیائی سرعام ہو رہی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ سندھ
 حکومت کی اجازت سے یہ سب ہو رہا ہے۔ اسی طرح
 رمضان ٹرانسمیشن کے نام پر پورے پاکستان میں تماشا چل
 رہا ہے، وہ چینلوں پر بھی 12 گھنٹے رمضان ٹرانسمیشن کے نام پر
 تماشا لگائے ہوئے ہیں جو باقی مہینوں میں آدھا گھنٹہ بھی
 کوئی دینی پروگرام نہیں کرتے۔ اصل میں ان کے پیچھے
 سرمایہ دار بیٹھا ہوا ہے، اس کی پروڈکٹ فروخت ہو رہی
 ہے، اور رمضان کو انہوں نے بزنس بنایا ہوا ہے۔
 اشتہارات میں بے حیائی اور ناچ گانے بھی چل رہے
 ہیں۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون! ریاستی ادارے کدھر ہیں،
 جبر اکدھر ہے۔ اس سب میں نظریہ پاکستان کہاں ہے؟
 اسی طرح سود کے خاتمے کے لیے بھی ہماری حکومتیں تیار
 نہیں ہیں۔ حالانکہ وفاتی شرعی عدالت سے کئی بار فیصلہ
 آچکا۔ ایک طرف فحاشی و عریانی کے دھندے اور دوسری
 طرف سودی کاروبار، اللہ سے جنگ جاری رکھنے کا باقاعدہ
 اعلان ہمارے حکمرانوں نے کیا ہوا ہے۔ کیا ان حالات
 میں ہم پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں گی؟ قرآن میں
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے
 سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر
 پکارنے والے کی پکار کے جب بھی وہ مجھے پکارے قبول
 کرتا ہوں، لیکن انہیں بھی تو چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا
 کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی جھلائی کا باعث
 ہے۔“ (البقرہ: 186)

رحمتیں اور برکتیں تب نازل ہوں گی جب ہم
 اللہ کے فرمانبردار بندے بن جائیں گے۔ اللہ کے
 ساتھ جنگ کر کے تو رحمتیں اور برکتیں حاصل نہیں ہو
 سکتیں۔ اصل میں رمضان کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم یہ سب
 چیزیں چھوڑ دیں، رمضان ٹرانسمیشن، کرکٹ، ناچ گانا،
 فلمیں، ڈرامے وغیرہ وغیرہ جو بھی شر پیچھلایا جا رہا ہے،
 اس سے خود کو بچائیں تو رمضان کا مقصد بھی پورا ہو
 جائے اور اللہ کی رحمتیں بھی نازل ہوں گی۔ دوسری
 طرف یہ کھیل تماشے بھی خود بخود درک جائیں گے۔ ظاہر
 ہے جب عوام ان کو دیکھیں گے ہی نہیں تو یہ سلسلہ بند ہو
 جائے گا۔ لیکن اگر ہم خود یہ سب دیکھنا نہیں چھوڑتے،
 سودی دھندہ بند نہیں کرتے، ناچ گانا، فلمیں، ڈرامے
 اور دیگر فضولیات دیکھنا نہیں چھوڑتے تو اللہ کے نزدیک

تصور وار ہم خود بھی ہیں۔

غزہ کی صورت حال اور ٹرمپ کا امن بورڈ

غزہ امن بورڈ کے اجلاس میں ٹرمپ نے
 غیر مسلم حکمرانوں کو بھی بلایا، مسلم حکمرانوں کو بھی بلایا۔
 غیر مسلموں میں سے تو بعض نہیں گئے لیکن مسلم حکمران
 بھاگے بھاگے پہنچ گئے۔ ہمارے وزیر اعظم بھی گئے اور
 ٹرمپ کی تعریفوں کے پل باندھے۔ حالانکہ دوسری
 طرف وہی ٹرمپ فلسطین کے مسلمانوں کے قاتل بنتن یاہو
 سے ہاتھ ملا کر کھڑا ہے۔ یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کہ غزہ
 امن بورڈ میں شامل ہو کر مسلم حکمران کس کے ساتھ کھڑے
 ہوئے ہیں؟ بنتین یاہو تو اعلان کیا کہہ رہا ہے جب تک
 حماس کو غیر مسلح نہیں کیا جائے گا، ان کو غزہ سے نکالائیں
 جائے گا، کوئی امن بورڈ قابل قبول نہیں ہے۔ ہماری
 وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ہم حماس کو غیر مسلح کرنے کے عمل
 میں شامل نہیں ہوں گے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہماری
 فوج کے جوانوں کو غزہ بھیجا گیا تو وہ وہاں کیا کریں گے؟
 کیا ہماری فوج اسرائیلی مظالم کو روک پائے گی، مسجد اقصیٰ
 کی حفاظت کرے گی۔ کیا گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو ہم
 روک پائیں گے؟ حالانکہ اس سے پہلے کئی بار اسرائیل
 نے معاہدوں کی خلاف ورزی کی ہے، امن معاہدہ کے
 باوجود ابھی تک فلسطینیوں کی نسل کشی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ
 مسلم حکمرانوں کو ہدایت دے۔ غیروں پر بھروسہ کرنے
 کی بجائے مسلم ممالک خود متحد ہوں تو امت کے مفادات کا
 تحفظ کر سکتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کے ساتھ
 مخلص ہوں گے تو اللہ کی مدد بھی آئے گی اور ان کو اللہ تعالیٰ
 اتحاد و اتفاق بھی دے گا۔ لیکن اگر محض اپنی کرسی بچانے
 کے لیے، یا ڈالر کے لیے ہمارے حکمران اور پالیسی ساز
 پالیسیاں بناتے رہیں گے تو باطل کے سامنے سرنگوں ہوتے
 جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ یہود و نصاریٰ
 کبھی تم سے راضی نہ ہوں گے جب تک کہ تم ان کی ملت کی
 پیروی نہ کرو۔ یعنی یہود و نصاریٰ تو یہ چاہتے ہیں کہ ہم اللہ کو
 چھوڑ دیں، اسلام کو چھوڑ دیں، اللہ کے رسول ﷺ کا نام
 نہ لیں تو تب وہ راضی ہوں گے، اس سے کم پر راضی نہیں
 ہوں گے۔ یہ واضح ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر ہمارے
 حکمران ان پر بھروسہ کرتے ہیں تو پھر ہم ان کے لیے دعا
 ہی کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکمرانوں کو بھی ہدایت دے اور
 ہمیں بھی ہدایت دے۔ سب کو اللہ کے دین کے ساتھ
 مخلص ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ❀❀❀

روزے اور قرآن کا باہمی تعلق

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

رمضان المبارک کے عظیم اور بابرکت مہینے کی عظمت و افادیت سے آگاہ کرنے اور اس کی برکات سے صحیح طور پر مستفید ہونے کے لیے حضور ﷺ نے ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا، جس میں ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! تم پر ایک عظمت والا مہینہ سایہ لگن ہونے والا ہے۔ یہ مہینہ بڑا بابرکت ہے۔ اس ماہ مبارک میں ایک رات (شب قدر) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں روزے رکھنا فرض ٹھہرایا ہے اور اس کی رات میں قیام (یعنی تراویح) کو نفل قرار دیا ہے۔ جو کوئی بھی اس مہینے میں نیکی کا کام کرے اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنا چاہے گا، اسے اس نیکی کا اجر و ثواب اتنا ملے گا جیسے دوسرے دنوں میں فرض ادا کرنے پر ملے گا (یعنی مسنون اور نفل نیکی فرض کے برابر ہو جائے گی) اور جو کوئی اس مہینہ میں فرض ادا کرتا ہے تو اس کو ستر فرائض کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر و ثواب جنت ہے اور یہ باہمی

بہدردی اور دم سازی کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں بندۂ مومن کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جو کوئی اس مہینے میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا، اس کے گناہوں کی مغفرت بھی ہوگی اور اس کی گردن کو دوزخ کی آگ سے چھکا کر بھی حاصل ہوگا اور روزہ افطار کرانے والے کو روزہ دار کے برابر اجر و ثواب بھی ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی کی جائے۔ اس پر صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر ایک تو روزہ افطار کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا۔“

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یہ ثواب اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی عطا فرمائے گا جو دودھ پانی کی معمولی مقدار یا صرف پانی کے ایک گھونٹ ہی سے کسی روزہ دار کا روزہ

افطار کرائے گا اور جو کوئی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا، اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض (یعنی حوض کوثر) سے ایسا سیراب کرے گا کہ اس کو میدان حشر میں پیاس نہیں لگے گی، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اس مہینے کا ابتدائی عشرہ اللہ کی رحمت کا ظہور ہے اور اس کا درمیانی عشرہ مغفرت خداوندی کا مظہر ہے اور آخری عشرہ گردنوں کو آتش دوزخ سے چھڑانے کی بشارت اور نوید سے معمور ہے اور جو کوئی اس مہینہ میں غلام و خادم اور زیر دستوں کی مشقت میں تخفیف اور کمی کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور دوزخ کی آگ سے آزادی عطا فرمائے گا۔“

اس حد درجہ بلوغ و جامع خطبہ میں نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک میں کئے جانے والے نیک اعمال کا بطور خاص ذکر فرمایا ہے۔ آپ کی یہ مشاء اور خواہش تھی کہ امت مسلمہ اس عظمت والے مہینہ سے مستفیض ہونے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو جائے، اس لیے کہ جب تک کسی چیز کی حقیقی قدر و قیمت کا شعور نہ ہو اس وقت تک انسان اس سے صحیح طور پر اور بھرپور طریقے سے استفادہ نہیں کر سکتا۔

صیام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کر دیا گیا ہے، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کیا گیا تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو جائے۔“ (البقرہ: 183) آگے آیت 185 میں فرمایا:

”رمضان المبارک نزول قرآن کا مہینہ ہے، جسے لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی بنا کر حق و باطل میں تمیز کرنے والے کھلے اور مضبوط دلائل کے ساتھ نازل کیا گیا۔“ روزے کی عبادت کے لیے کوئی سامہینہ بھی مقرر کیا جا سکتا تھا، مگر اس کے لیے بطور خاص رمضان المبارک ہی کا انتخاب اس لیے ہوا کہ یہ نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں دن کے روزہ کے ساتھ رات کو قیام اللیل کی عبادت کو اجر و ثواب کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا۔

رمضان المبارک میں قیام اللیل کی اہمیت اس حدیث مبارکہ سے بخوبی واضح ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”جس نے ایمان و احتساب کے ساتھ روزے رکھے تو ایسے شخص کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے گئے اور جس نے رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان و احتساب کے ساتھ قیام کیا، اس کے بھی جملہ سابقہ گناہ بخش دیئے گئے۔“ (بخاری و مسلم)

اس حدیث مبارکہ میں صیام و قیام کو ایک دوسرے کے متوازی و مساوی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اسی مضمون کو ایک اور حدیث میں یوں فرمایا گیا ہے:

”روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے (یعنی اس بندے کی جودن کو روزہ رکھے گا اور رات کو اللہ کے حضور کھڑے ہو کر قرآن پڑھے پائے گا)۔ روزہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں نے اس بندے کو کھانے پینے سے روک رکھا، پس میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: اے پروردگار! میں نے اس بندے کو رات کے وقت سونے سے روک رکھا، پس اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ روزہ اور قرآن دونوں کی سفارش اس بندے کے حق میں قبول فرمائی جائے گی۔“

درج بالا احادیث کا مدعا و منشا رمضان المبارک کی راتوں کا زیادہ سے زیادہ حصہ قرآن مجید کے ساتھ بسر کرنا ہے، یعنی صیام و قیام کے متوازی حکم نبوی ﷺ کا تقاضا ہے کہ بندۂ مومن کا دن جس طرح روزے کی حالت میں گزرتا ہے، اسی طرح اس کی رات قرآن کے ساتھ بسر ہو، لہذا رمضان المبارک میں تراویح کی شکل میں قرآن مجید کی تلاوت و سماعت کا افضل ترین عمل رکھا گیا ہے اور اس عمل کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ

ایمان و احتساب کے ساتھ دن کے روزے اور رات کے قیام پر نبی اکرم ﷺ نے پچھلے تمام گناہوں پر مغفرت کی بشارت دی ہے۔

اس مہینے میں روزہ کی برکت سے تقویٰ اور خدا ترسی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص ان جذبات کے ساتھ نماز تراویح میں اپنے خالق کے حضور کھڑا ہوتا ہے اور قرآن سنتا ہے تو گویا اس کے قلب پر قرآن مجید کا نزول ہو رہا ہوتا ہے۔ وحی الہی کی یہ باران رحمت اللہ تعالیٰ

کا عظیم ترین انعام و احسان ہے اس لیے کہ بندہ مومن قرآن مجید کی تلاوت کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کرتا ہے۔ قرآن مجید کی اس عظمت کو علامہ اقبال نے یوں بیان فرمایا:

فاش گویم آنچه در دل مضمر است
این کتابے نیست چیزے دیگر است
مثل حق پنہاں و ہم پیدا است تو
زندہ و پائندہ و گویا است تو
چوں بجاں در رفت جان چوں دیگر شود
جاں چو دیگر شود جہاں دیگر شود
علامہ کہتے ہیں: ”اس کتاب کے بارے میں جو

بات میرے دل میں پوشیدہ ہے، اسے اعلامیہ ہی بیان کر دوں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب نہیں بلکہ کچھ اور ہی شے ہے۔ یہ ذات حق و سبحانہ و تعالیٰ کا کلام ہے، لہذا اسی کے مانند پوشیدہ بھی ہے اور ظاہر بھی اور حیثیتی جاگتی اور بولتی بھی ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ یہ حکمت بھری کتاب جب کسی کے باطن میں سرایت کر جاتی ہے تو اس کے اندر ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے اور جس کسی کے اندر کی دنیا بدل جاتی ہے تو پھر پوری دنیا اس کے انقلاب کی زد میں آ جاتی ہے۔

قرآن مجید کی اس عظمت و جلالت شان کو خود

قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا گیا:

”ہم اگر اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کر دیتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خشیست سے جھک جاتا اور پھٹ جاتا اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ غور و فکر کریں۔“

قرآن مجید سے استفادہ کی لازمی شرط تقویٰ ہے، جبکہ روزے سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ یوں روزے اور قرآن کے دو گونہ پروگرام کے ذریعے انسان کی روح نشوونما پاتی ہے اور روح سے حیوانی جہتوں کا بوجھ کم ہو جاتا ہے، کیونکہ روح کو اس کی اصل غذا کلام ربانی کی صورت میں مہیا ہو جاتی ہے اور ”اپنے مرکز کی طرف مائل پرواز تھا حسن“ کے مصداق صیام و قیام کی مسلسل مشق کے نتیجے میں بندہ مومن کی روح کو نہ صرف جلا متی ہے بلکہ اس کے دل میں جذبہ تشکر بھی پروان چڑھتا ہے، جس سے اللہ کے ساتھ بندہ کے تعلق میں جوش اور ولولہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے، گز گزائے اور اپنی خطاؤں

سے توبہ کرنے کے جذبات موجزن ہو جاتے ہیں۔ گویا رمضان المبارک میں بندہ مومن پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے۔ اسلام کے علاوہ دیگر اہل مذاہب نے اللہ تک براہ راست رسائی کے لیے بے شمار واسطے اور وسیلے گھڑ کر ناقابل فہم شرکانہ نظام وضع کر رکھے ہیں۔ بقول اقبال:

کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے
پیران کلیسا کو کلیسا سے اٹھا دو

لیکن اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لیے کسی پوپ، کسی پروہت، کسی پنڈت یا کسی پیر کی بطور واسطہ ضرورت نہیں ہے۔ انسانی شرف اور آزادی کے لیے اس سے بڑا منشور اور چارٹر کوئی نہیں ہو سکتا کہ خالق و مخلوق کے درمیان کوئی دوسرا انسان حائل نہ ہو، البتہ بعض اوقات انسانوں کا اپنا طرز عمل اور ان کی حرام خوری اللہ اور بندے کے مابین حجاب بھی بن جاتی ہے، چنانچہ رزق حلال کا حصول بھی تقویٰ کی شرط لازم ہے، جس کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام رسولوں کو بھی رزق حلال کی تلقین کی ہے۔

مختصر یہ کہ صیام و قیام رمضان سے تعلق مع اللہ کے حصول کا مقصد بخوبی حاصل ہوتا ہے، تاہم رمضان میں

روزے کے ساتھ رات کے قیام کا کامل فائدہ بھی ممکن ہے جب مقتدی نماز تراویح میں ہونے والی تلاوت قرآن کے مطالب کو سمجھ بھی رہا ہو۔ اس کا ایک طریقہ تو وہ ہے جو شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نے اختیار فرمایا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی خانقاہ میں تراویح کی نماز میں کئی ہزار افراد شریک ہوتے تھے۔ وہاں ہر چار رکعت نماز تراویح کے بعد نصف سے پون گھنٹہ کا وقفہ ہوتا جس کے دوران بعض لوگ اذکار اور ادا میں مصروف ہو جاتے اور کچھ لوگ وعظ و نصیحت سننے سناتے ہیں مصروف کار ہوتے اور بعض لوگ اگلی آیات کی تلاوت کرتے۔ دوسرا طریقہ وہ ہے جو انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام لاہور، گوجرانوالہ، کراچی، پشاور، فیصل آباد، ملتان، سرگودھا، راولپنڈی، کوئٹہ اور ملک کے دوسرے شہروں میں نماز تراویح کے ساتھ ساتھ ترجمہ و تفسیر قرآن کا پروگرام ”دورہ ترجمہ قرآن“ کے نام سے گزشتہ کئی سالوں سے منعقد کیا جا رہا ہے اور جس کی بدولت عربی زبان سے عدم واقفیت کے باوجود پروگرام کے شرکاء کو کچھ نہ کچھ قرآن مجید کی تعلیمات سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ لہذا ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم رمضان میں قرآن کے ساتھ اپنے تعلق کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کریں۔

شہروں کی بربادی کے اسباب

بھاری بھاری ٹیکس اور حد سے بڑھے ہوئے فوجی مصارف

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سوانی فرماتے ہیں:

”شہروں کی بربادی کے اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ حکومتیں کاشت کاروں، تاجروں اور پیشہوروں پر بڑے بھاری ٹیکس لگاتی ہیں اور ان ٹیکسوں کی وصولیائی کے لیے ان لوگوں کو تنگ کرتی ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فرمانبردار لوگ جو بغیر جبر کے ٹیکس ادا کرتے ہیں، آہستہ آہستہ ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور جو لوگ طاقتور اور سخت ہوتے ہیں وہ ٹیکس ادا کرنے سے انکار کرتے ہیں اور حکومت کے خلاف بغاوت کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اس موقع پر دروہ حاضر کے لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ملک اور شہر کی اصلاح آسان ٹیکس لگانے اور بقدر ضرورت محافظ رکھنے سے ہی ہو سکتی ہے، موجودہ زمانہ کے لوگ اس نکتہ سے باخبر نہیں۔“ (حجة اللہ البالغہ)

حضرت شاہ ولی اللہ کے اس بیان میں کتنی بڑی صداقت پوشیدہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ دور میں تمام ممالک میں حد سے زیادہ بڑھے ہوئے فوجی مصارف ایسے ہیں کہ جن سے تمام ممالک کی معیشت ابتر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح طاقت سے زیادہ ٹیکس وغیرہ لگانے سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، حکومتیں ان کا مشاہدہ کرتی رہتی ہیں، مگر افسوس کہ اس ظلم کو ترک کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتیں“ (مقالات سوانی، ص 343)

غزہ پر جاری ظلم اور مغربی دنیا کی خاموش شراکت داری

ڈاکٹر ضمیر اختر خان

دنیا بھر میں انسانی حقوق، جمہوریت اور انصاف کے بلند بانگ دعوے کرنے والی مغربی طاقتوں کا چہرہ غزہ کی سرزمین پر بے نقاب ہو چکا ہے۔ حالیہ اکتشافات نے یہ حقیقت مزید واضح کر دی ہے کہ غزہ پر مسلط کی گئی صیہونی جنگ میں نہ صرف امریکہ براہ راست ملوث ہے بلکہ ہزاروں مغربی ممالک کے شہری بھی اس جنگ کا حصہ بنے ہوئے ہیں۔ یہ صورت حال عالمی ضمیر کے لیے ایک کڑا امتحان ہے اور مسلم دنیا کے لیڈروں کے لیے لچھو لچھو ہے!

رپورٹس کے مطابق اسرائیلی فوج میں پچاس ہزار سے زائد ایسے اہلکار شامل ہیں جو دوہری شہریت رکھتے ہیں، جن میں بڑی تعداد امریکی اور یورپی پاسپورٹ رکھنے والوں کی ہے۔ ہزاروں امریکی، فرانسیسی، روسی، یوکرینی اور جرمن شہری اسرائیلی فوج کا حصہ بن کر غزہ کے نئے اور محصور عوام کے خلاف کارروائیوں میں شریک رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ ممالک واقعی انسانی حقوق کے علمبردار ہیں یا پھر ان کے دعوے صرف سیاسی مفادات تک محدود ہیں؟

اکتوبر 2023ء کے بعد سے غزہ میں ہونے والے حملوں میں ہزاروں فلسطینی مسلمان شہید ہو چکے ہیں، جن میں خواتین اور بچوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔ اسپتالوں، اسکولوں اور رہائشی علاقوں پر بمباری نے یہ واضح کر دیا ہے کہ یہ محض ایک جنگ نہیں بلکہ نسل کشی (Genocide) اور ایک انسانی المیہ ہے۔ ایسے میں اگر مغربی ممالک کے شہری براہ راست اس جنگ میں شامل ہوں تو یہ معاملہ صرف ایک ریاست کا نہیں رہتا بلکہ پوری مغربی دنیا کی اخلاقی ذمہ داری بن جاتا ہے۔

مزید افسوسناک امر یہ ہے کہ عالمی سطح پر انصاف کے ادارے اور طاقتور حکومتیں اس صورت حال پر خاموش دکھائی دیتی ہیں۔ اگر کسی اور خطے خاص طور پر مسلم دنیا میں ایسے واقعات رونما ہوتے تو پابندیاں، تحقیقات اور گرفتاریوں کا سلسلہ فوراً شروع ہو جاتا۔ مگر یہاں وہاں معیار انصاف نظر آتا ہے۔ چند ممالک میں تحقیقات کی

بات ضرور کی جا رہی ہے، لیکن اب تک کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ انصاف کا ترازو کمزوروں کے لیے کچھ اور اور طاقتوروں کے لیے کچھ اور ہے۔ یہ وقت ہے کہ عالمی برادری محض بیانات تک محدود نہ رہے بلکہ عملی اقدامات کرے۔ غیر ملکی شہریوں کی اس جنگ میں شمولیت کی شفاف تحقیقات ہوں، ممکنہ جتنی جرائم پر قانونی کارروائی کی جائے اور غزہ کے عوام کو فوری تحفظ فراہم کیا جائے۔ انسانی حقوق کی پاسداری کا تقاضا ہے کہ مظلوم کی آواز سنی جائے، چاہے وہ کہیں بھی ہو اور اس کا تعلق کسی بھی قوم یا مذہب سے ہو۔

غزہ آج صرف ایک جغرافیائی خطہ نہیں بلکہ عالمی انصاف کے دعوؤں کا امتحان بن چکا ہے۔ اگر دنیائے اب بھی آنکھیں بند رکھیں تو تاریخ اسے کبھی معاف نہیں کرے گی۔

مغربی سڑکوں کے نعرے، احتجاج اور مغربی ایوانوں کی پالیسیاں، ایک کھلا تضاد ہے۔ غزہ کے مسئلے نے مغربی دنیا کے اندر اس نمایاں تضاد کو بے نقاب کر دیا ہے۔ ایک طرف لندن، بیجریں، برلن، نیویارک اور دیگر شہروں کی سڑکوں پر لاکھوں افراد فلسطینیوں کے حق میں مظاہرے کرتے نظر آتے ہیں؛ دوسری طرف انہی ممالک کے ہزاروں شہری اسرائیلی فوج میں شامل ہو کر براہ راست جنگ کا حصہ بنتے ہیں، جبکہ ان کی حکومتیں سفارتی اور عسکری سطح پر اسرائیل کی حمایت جاری رکھتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ دو متضاد تصویریں ایک ہی وقت میں کیسے موجود ہیں؟

مزید برآں یہ تضاد صرف ریاست اور عوام کے درمیان نہیں، بلکہ خود معاشروں کے اندر بھی موجود ہے۔ ایک ہی ملک میں ایسے افراد بھی ہیں جو فلسطینیوں کے حق میں سرگرم ہیں، اور ایسے بھی جو اسرائیلی فوج میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مغربی معاشرے یکساں سوچ کے حامل نہیں بلکہ نظریاتی، مذہبی، سیاسی اور نسلی حوالوں سے منقسم ہیں۔ چنانچہ سڑکوں پر ہونے والے مظاہرے پورے معاشرے کی نمائندگی نہیں کرتے، بلکہ

ایک مضبوط مگر مخصوص طبقے کی آواز ہوتے ہیں۔

تحقیری زاویے سے دیکھا جائے تو ایک اور پہلو بھی سامنے آتا ہے۔ کیا عوامی احتجاج واقعی پالیسی پر اثر انداز ہو رہا ہے؟ اگر لاکھوں افراد مسلسل مظاہرے کر رہے ہیں لیکن حکومتی پالیسی میں بنیادی تبدیلی نہیں آتی، تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ یا تو عوامی دباؤ محض ڈراما ہے، یا پھر طاقت کے مرکز عوامی رائے سے زیادہ مضبوط اور خود مختار ہیں اور عوامی رائے کو خاطر میں نہیں لاتے۔ یہ سوال مغربی جمہوریتوں کے عملی ڈھانچے پر بھی روشنی ڈالتا ہے کہ آیا خارجہ پالیسی واقعی عوامی خواہشات کی عکاس ہے یا نہیں۔

علاوہ ازیں، بعض ناقدین یہ بھی کہتے ہیں کہ مغربی معاشروں میں احتجاج کی آزادی ایک حد تک نظام کا حصہ بن چکی ہے یعنی لوگ سڑکوں پر آ سکتے ہیں، نعرے لگا سکتے ہیں، مگر اس سے ریاستی پالیسی کی بنیادیں نہیں ہلکتیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر احتجاج ایک اخلاقی اظہار تو ہے، مگر عملی تبدیلی کا ذریعہ کمزور پڑ جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ”اظہارِ سنجیدگی“ اور ”حقیقی سیاسی اثر“ کے درمیان فاصلہ نمایاں ہو جاتا ہے۔

اصل تضاد دراصل طاقت اور اخلاقیات کے درمیان ہے۔ ایک طرف انسانی حقوق اور انصاف کے عالمی دعوے، دوسری طرف زمینی سیاست، فوجی اتحاد اور مفادات۔ غزہ کا معاملہ اس کشمکش کو نمایاں کر رہا ہے۔ مغربی سڑکوں کے نعرے اور مغربی ایوانوں کے فیصلے ایک دوسرے سے ہم آہنگ نہیں دکھائی دیتے اور یہی عدم ہم آہنگی آج کے عالمی نظام پر سب سے بڑا سوالیہ نشان ہے۔

اس تضاد کو بے نقاب کرنے کا مقصد جدید دنیا کو خبردار کرنا ہے کہ تمہارا نظام انسانوں کے دکھوں کا مداوا نہیں کر سکتا۔ تمہارے نظام میں طاقت، سیاست اور اخلاقیات ایک ہی سمت میں نہیں چلتے۔ غزہ کا المیہ تمہیں دعوت فکر دیتا ہے کہ تم نہ صرف ریاستی پالیسیوں بلکہ جمہوری نظاموں کی عملی حدود پر بھی سنجیدگی سے غور کرو۔

مغرب کا یہ تضاد مسلم دنیا کو بھی پکار رہا ہے کہ تم آگے بڑھو اور نوع انسانی کو اس عادلانہ اور منصفانہ نظام کی برکات سے مستفید ہونے کا موقع فراہم کرو۔ یہ تب ہی ممکن ہے کہ تم اپنی دنیا میں پہلے اس نظام کو قائم کر کے اس کا عملی نمونہ پیش کرو۔ اس طرف فوری توجہ نہ دی گئی تو ہم نہ صرف عالم انسانی کے مجرم ہوں گے بلکہ بروز قیامت اللہ کے سامنے بھی مجرم قرار پائیں گے۔ اعاذنا اللہ من ذالک۔

خواتین رمضان المبارک کیسے گزاریں؟

ڈاکٹر نبی بی خاشعہ

رمضان المبارک کا رمتوں بھرا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور نوازشات انہی لوگوں کا مقدر بنتی ہیں جو اس ماہ کی مناسبت سے اپنے اوپر عائد فرائض و ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی سرانجام دیں۔ روزہ چونکہ پر مشقت عبادت ہے، اس لیے اس میں احتیاط بھی ضروری ہے۔ رحمت، خیر و برکت اور مغفرت سے بھرپور ماہ صیام کا اللہ کے نیک بندوں کو شدت سے انتظار ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ نیکی، بخشش، عنایت، صدقہ و خیرات، رضائے الہی کے حصول اور جنہم سے گلو خلاصی کا مہینہ ہے۔ رمضان المبارک کا روزہ، تراویح، صدقہ، دعا، ذکر، تلاوت، مناجات، عمرہ اور دیگر اعمال صالحہ جہاں مردوں کے لیے ہیں وہیں عورتوں کے لیے بھی ہیں۔ ان اعمال کا اجر و ثواب جس طرح مردوں کو نصیب ہوتا ہے ویسے ہی اللہ تعالیٰ عورتوں کو بھی عنایت کرتا ہے۔

روزہ رکھنا عورتوں پر (شرعی شرائط کے ساتھ) فرض ہے۔ جب ہم غروب آفتاب کے وقت روزہ افطار کرنے لگیں تو یہ قلبی اقرار کریں کہ ہم نے اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم دن کی قدر کی اور اسے اس کی منشاء کے مطابق گزارا۔ ان شاء اللہ آنے والے دن کو بھی اسی جذبے، اخلاص اور محبت کے ساتھ روزے کی حالت میں گزاریں گے۔ سحری کرتے وقت یہ نیت کرنی چاہیے کہ اس کھانے سے جسم میں جو طاقت آئے گی اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں صرف کیا جائے گا اور اس سے دن بھر روزہ برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔

یوں روزے دار کا ہر لمحہ رضائے الہی کا مظہر بن جائے گا اور اس کے تمام اعمال و افعال قرب الہی کا ذریعہ بنتے چلے جائیں گے۔ ماہ رمضان میں ہم پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ ہم کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کریں کیونکہ قرآن مجید اسی مہینے میں نازل کیا گیا جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں۔“ (البقرہ: 185)

یہ اللہ کا کام ہے جب ہم اس کی تلاوت کر رہے ہوں تو ہمارے جسم پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے جاہ و جلال اور

عظمت کا اثر مرتب ہو رہا ہو۔ قرآن حکیم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی ناگزیر ہے۔ یہ قرآن کا فرمان ہے اور یہی قرآن حکیم کا اصل مقصد ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن کی تلاوت کرنے والا یا قافلہ حاصل کرنے والا ہے یا نقصان۔ یا تو قرآن حکیم کی تلاوت سے اس کے ایمان و یقین میں اضافہ ہوتا ہے یا پھر قرآنی احکام پر عمل نہ کر کے خسارے میں رہتا ہے۔ ہمیں بد عملی کا خسارہ اٹھانے سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

رمضان المبارک میں خواتین کا کام بس مردوں کے لیے سحری اور افطاری کی تیاریوں میں مصروف رہنا نہیں ہے بلکہ رمضان میں روزہ، تراویح، صدقہ، دعا، ذکر، تلاوت، مناجات، عمرہ اور دیگر اعمال صالحہ عورتوں کے لیے بھی ہیں۔ اکثر خواتین روزہ تو رکھ لیتی ہیں مگر سحری و افطاری کے چکر میں پڑ کر ذکر و تلاوت اور دعاؤں میں مشغولیت سے محروم رہ جاتی ہیں۔ لہذا بہتر ہے کہ رمضان سے متعلق ان امور کا ذکر کیا جائے جسے مسلمان خواتین اس ماہ مبارک کی بھرپور برکات حاصل کرنے کے لیے اختیار کریں۔

فرض نماز کی شروع وقت میں ادائیگی کا خاص اہتمام کریں، سحر و افطاری کے چکر میں مکروہ وقت تک نہ نالیں، جبکہ فرض نماز کا قضا کرنا تو سخت ترین گناہ ہے۔ یا تو کوئی خاص وقت مقرر کر کے تلاوت قرآن کریم کریں اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو نماز کے بعد کم از کم چوتھی پارہ ضرور پڑھیں۔ تراویح کی بیس رکعات خواتین کے لیے بھی مسنون ہیں۔ یہ موقع سال میں ایک ہی بار آتا ہے۔ جس طرح رمضان کے دن کے روزوں کی حدیث پاک میں فضیلت آئی ہے اسی طرح رات کے قیام یعنی تراویح پر بھی مغفرت کی بشارت ہے۔ لہذا اس کی ادائیگی میں سستی و کاٹلی نہ برتیں۔ اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بھی ایک یا کچھ اوقات مخصوص کریں اور ان میں ناغہ نہ کریں۔

خواتین چلتے پھرتے، کام کے دوران ”سبحان اللہ“ ”الحمد للہ“ ”اللہ اکبر“ ”لا الہ الا اللہ“ ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“، درود شریف اور استغفار کا ورد کریں۔ سحری و افطاری میں ایسی غیر ضروری چیزوں کا اہتمام کرنے سے گریز کریں جن کے باعث آپ کی عبادات میں خلل پڑتا ہو۔ انواع و اقسام کے کھانوں کے لیے سارا سال پڑا ہے، یہ خاص

مہینہ آخرت کے کھانے کمانے کے لیے خاص ہے۔ افطار میں جلدی کرنا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ ویسے تو ہر وقت دعا کر سکتے ہیں لیکن افطاری کا وقت خاص قبولیت دعا کا وقت ہے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ تین قسم کے لوگ کی دعا رد نہیں ہوتی ہے۔ ایک منصف امام کی، دوسرے روزہ دار کی جب وہ افطار کرے، تیسرے مظلوم کی۔

سحری کھانا سنت ہے اور بغیر سحری کے بھی روزہ رکھنا درست ہے۔ اگر سحری میں آنکھ نہ کھلے تو سحری نہ کرنے کی وجہ سے رمضان کا فرض روزہ چھوڑنا صحیح نہیں ہے اور سخت ترین گناہ ہے۔ روزے کی حالت میں بری باتوں سے، گالی گلوچ سے بچیں، بلکہ اگر کوئی دوسرا بحث و تکرار کرے یا گالی دے تو اس کا جواب نہ دیں بلکہ اس سے کہہ دیں میں روزے سے ہوں۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور دعا بازی کرنا (روزے سے رکھ کر بھی) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ رمضان میں جب افطاری بنا لیں تو اپنی استطاعت کے مطابق تھوڑا سا لیں یا چند روٹیاں زائد بنالیں یا شربت کے ایک گلاس یا چند کھجوروں سے پڑوس میں یا مسجد میں کسی کا روزہ افطار کروادیں۔ اس بات کا انتظار نہ کریں کہ جس دن بہت زیادہ افطاری بنے گی صرف اسی دن چھوٹی جائے گی۔

حدیث پاک میں ہے کہ جس شخص نے کسی روزہ دار کو افطار کروایا تو اس شخص کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا ثواب روزہ دار کے لیے ہوگا، اور روزہ دار کے اپنے ثواب میں سے کچھ بھی کئی نہیں کی جائے گی۔

اعکاف (بہی شرائط کے ساتھ) عورت کے لیے مسنون ہے۔ خواتین اپنے گھر کے کسی کمرے کے ایک حصہ کو اعکاف کے لیے مخصوص کر لیں اور اس حصہ سے بلا ضرورت باہر نہ نکلیں، جیسے بیت الخلاء وغیرہ جانے کی ضرورت پوری کرتی ہے۔ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں کا ایک بڑا حصہ عبادت میں گزار دیں، کچھ دیر سو بھی سکتے ہیں تاکہ تازہ دم ہو کر دوبارہ عبادت میں مشغول ہو سکیں۔ رمضان المبارک کے یہ رمتوں بھرے شب و روز ہمیں گناہوں سے اجتناب کی نہ صرف دعوت دیتے ہیں بلکہ اس کے لیے ایک نورانی ماحول بھی فراہم کرتے ہیں۔

لہذا ہمیں ان لمحات میں اس قدر محنت مجاہدہ اور ریاضت کرنی چاہیے کہ ایک ماہ کی مشق ہمیں پوری زندگی

رخِ خرد و قلم سے جناب

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

جانا۔ اہل غزہ پر تو مکمل ممانعت ہے یہ وشللم کارش بھی نہیں کر سکتے۔ پھر بھی نہ جانے کیسے 60 ہزار جیسے تیسے تراویح میں شریک ہوئے! بچکیوں! آہوں سسکیوں کے ساتھ دعا گو ہیں کہ: ایک دن تو آئے گا جب ہم اقصیٰ میں نماز پڑھیں گے بلا چیک پوائنٹ، بلا (اسرائیلی) فوجی، بڑی عمر کے لوگ رو رو کر یا اللہ! یا اللہ! فریادوں کے ساتھ گریہ کیاں ہیں۔ ہمارے مردوں، نوجوانوں کے لیے مساجد کے کھلے دروازے کتنی عظیم نعمت ہے، فلسطینیوں سے پوچھئے! عین اسی وقت امریکہ میں ٹرمپ اہل غزہ کا مستقبل طے کرنے، بوڈ آف پیس، بھرے رمضان میں بلائے بیٹھا ہے۔ جبکہ ادھر یہودی آباد کاروں نے غزہ پر حملہ کیا۔ ایک نمایاں ممبر پارلیمنٹ لیبور کے بیٹے ہرلچھ (Har-Melech) نے غزہ میں پہلے قدم کے طور پر درخت لگائے، یہ کہہ کر کہ یہاں 'صرف یہودی' علاقہ قائم ہوگا فلسطینی نسل کشی کے بعد۔ یہ اہتمام انتہا پسند اسرائیلی آباد کار گروپ نے کیا جو (مغربی کنارے میں) نئی غیر قانونی آبادیاں بنانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ یہ شخص اسم باسمی ہے کہ 'ہلچھ' کے AI کے مطابق معنی، بدیسی، غیر ملکی، غیر تہذیب یافتہ، ناپاک کے ہیں۔ اللہ رمضان کی دعاؤں سے انبیاء کی یہ سرزمین پاک و مہذب رکھے۔ (آمین)

اسی دوران جب نام نہاد امن بوڈ کا ڈرامہ چل رہا ہے، بلکہ کارسن، ایک معروف پوڈ کاسٹ میزبان کی امریکی سفیر برائے اسرائیل ہکانی سے گفتگو سامنے آگئی۔ (ٹرمپ کے نمائندے) Hackabee کا کہنا تھا کہ: "اگر اسرائیل پورے مشرق وسطیٰ پر قبضہ کر لے تو وہ ٹھیک کرے گا۔ یہ بائبل کا عطا کردہ حق ہے اسرائیل کو۔" (مصر میں دریائے نیل سے لے کر، فرات کے علاقے تک شام اور عراق میں) اس پر پہلے تو میزبان کارسن نے اس زرائی، آئج، پیچ پر اسے آڑے ہاتھوں لیا کہ: 'خود تین یاہو کا خاندان پولینڈ سے ہے۔ وہ بائبل یہودی بھی نہیں۔ اس بارے بھی کوئی شہادت نہیں کہ اس کے آباؤ اجداد کبھی اسرائیل میں رہے ہوں۔ وہ یہاں کی زبان بھی نہ بولتے تھے۔ کس بنیاد پر یہاں اس کا حق قائم ہے؟' جب پچھن گیا تو ہکانی، جھکاتے ہوئے بولا، جہاں! جو بات تم

رمضان المبارک پوری دنیا کے مسلمانوں کو یک جا کرتا، اخوت کے رشتے میں پرو دیتا ہے۔ مسجد الحرام، عمرہ اور کرنے دنیا کے ہر کوئی نے سچ کر آنے والوں سے بھری ہوتی ہے۔ مگر وہ رمضان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے رمضان سے سب سے زیادہ مشابہ ہو، سدا سے اہل فلسطین کے حصے آیا! پابندیوں، محاصروں، سختیوں، فاقہ کشیوں سے گھرا رمضان! مسجد اقصیٰ پہنچ کر نماز، تراویح ادا کرنا ایمان کی بھاری قیمت وصول کرتا ہے۔ ہم سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رمضان اور جہاد ساتھ ساتھ چلنے پائیں گے۔ غزہ بدر اور فتح مکہ تو بالخصوص۔ ہمارے ہاں گیارہ ماہ بھولے بسرے ایمان کے ساتھ گزار کر، جب رمضان آتا ہے تو رب تعالیٰ کے حضور خوش نصیب غسل روحانی کے لیے عمرہ، اعتکاف، غرباء، کے لیے دسترخوان اور بھگت کرنا، پاک، مساجد سے تعلق استوار کر کے روحانی سکینت اور مغفرت کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور پھر وہی روز و شب منظر ہوتے ہیں!

اگرچہ سبھی عبادات ہمارا تعلق باللہ، مسلم اجتماعیت مضبوط کرتی ہیں۔ اللہ کے دربار میں حاضری، فرد فرد کی روح میں قرب الہی، ہر غلطی میں رب تعالیٰ کی عظمت و کبریائی، اپنی کمزوری، کوتاہی پر عنوطلبی اتارتی ہے۔ ساتھ ہی اخوت، محبت، اجتماعیت، دکھ درد میں شراکت، خود پرستی، خود پسندی، نرسکیت کی بیماریوں سے شفا یاب کر کے عجز و عاجزی، ایثار و قربانی کے جذبے بیدار کرتی ہے۔ یہ ہمہ نوع تربیت تمام عبادات کی روح ہے۔ کیونکہ ہمیں دنیا کی قیادت کے لیے پیدا کیا گیا۔ اٹلسٹین، ٹرمپ کو نہیں! بندہ مومن کو اہل سیرت و کردار کا اہل بنا دیتی ہے۔ یہ ہم مسلمانوں کا امتحان بھی ہوتا ہے۔ مسابقت فی الخیرات، فی الخیرات!

مگر اہل فلسطین سے مقابلہ ناممکن ہے! ہماری گھروں کے قریب کی مساجد میں بھی حاضری بڑھ جاتی ہے مگر اقصیٰ کو تو دیکھئے: یہودی کی پابندیاں یہ ہیں کہ مرد 55 برس سے اوپر کے ہوں، خواتین 50 برس سے زیادہ، بچے 12 سال سے کم عمر ہوں۔ روزانہ پرمٹ بھی درکار ہوتے ہیں۔ پہلے جمعے کو 10 ہزار سے زائد کی اجازت نہ تھی جو پہلے لاکھوں میں ہوتی تھی۔ چیک پوائنٹس پر طویل انتظار، اوقات پر مزید پابندیاں، افطار سے روکا

اطاعت و فرمانبرداری کے قالب میں ڈھال دے۔ ہم پر واجب ہے کہ ہم اس مبارک مہینے میں اپنے اعمال کا جائزہ لیں۔ اگر برے اعمال کے مرتکب ہیں تو ہم ان کی بجائے نیک اعمال سر انجام دینے کو اپنا معمول بنا لیں۔ رمضان المبارک کے سعادت بھرے لمحات ہمیں وقت کی قدر و اہمیت کی جانب بھی متوجہ کرتے ہیں۔ ہم میں سے جو کوتاہی کرتا ہے یا خود ہی اپنا وقت ضائع کرتا ہے اسے ابھی سے اپنے اوقات کو منظم کرنا چاہیے اور اپنی زندگی کے چلن کو درست کرنا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں بہت سے لوگ کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہیں اور وہ ہیں صحت اور فراغت۔" (صحیح البخاری)

معاشرے میں یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ جن نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ نے صحت اور فراغت سے نواز رکھا ہے وہ اکثر و بیشتر کوتاہی کے مرتکب پائے جاتے ہیں۔ وہ اپنا وقت کھیل کود اور سیر پائے میں ضائع کر دیتے ہیں اور اپنی صحت کو برے اعمال کے ارتکاب سے برباد کر بیٹھتے ہیں، اس حوالے سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہمیں عافیت اور سلامتی کی التجا کرنی چاہیے۔

رمضان المبارک کے یہ ایام ہمیں اپنے نظام الاوقات کو ترتیب دینے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا باقاعدگی سے اہتمام کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ نیز ہمیں اس امر کی جانب متوجہ کرتے ہیں کہ ہم محض لہو و لعب میں ہی زندگی کے ان قیمتی ایام کو ضائع نہ کریں بلکہ ان اوقات کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ رب کریم سے دعا ہے کہ ہمیں اس ماہ مبارک میں ان ساری نعمتوں سے مالا مال کر دے۔ آمین!



دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ پنجاب جنوبی، ملتان کینٹ محترم فاروق عزیز بیار ہیں۔
برائے بیار پرسی: 0302-7317735
☆ حلقہ پنجاب جنوبی، ملتان غربی محترم شہزادہ احمد خان کمر کی تکلیف میں بتایا ہیں۔
برائے بیار پرسی: 0333-7629415
اللہ تعالیٰ تمام بیماروں کو شفا کے کاملہ عاجلہ سترہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی بیماروں کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔
اللَّهُمَّ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيَ لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَاؤِكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا

کہہ رہے ہو وہ میں سمجھنے سے بالکل قاصر ہوں! تاہم پہلی مرتبہ شدید رد عمل اس گفتگو پر پورے مشرق وسطیٰ کے دیگر مسلم ممالک، او آئی سی، عرب لیگ اور گلف کواپریشن کونسل سے آیا۔ متحدہ عرب امارات کے بیان پر کبھی ممالک نے دستخط کیے کہ یہ خطے کے ممالک کی خود مختاری پر حملہ ہے۔ علاقائی استحکام اور امن کے لیے دھمکی ہے۔ بین الاقوامی قانون کی وجہیں بکھیری ہیں۔

ہکابی نے پتھر مار کر جو پانی کی لہریں چیک کرنا چاہیں تو ہنگامہ ہو گیا۔ بڑے عرصے بعد مسلم غیرت نے اکٹھا، سخت رد عمل دیا۔ شکر ہے کہ فی الحال پاکستان ISF کا حصہ نہیں بنا۔ نہ ہی یہ اسے زیبا ہے۔ مسلم دنیا میں پاکستان اہم مقام کا حامل ہے۔ کبھی مسلم ممالک بخوبی واقف ہیں کہ جنگ بندی کے باوجود اسرائیل غزہ میں نہ نسل کشی سے باز آئے، نہ سہولیات فراہم کیں۔ امریکہ اسرائیل کے عزائم غزہ، مغربی کنارے، اقصیٰ کے حوالے سے بدترین ہیں۔ بلکہ گریٹر اسرائیل، تیسری عالمی جنگ کی تیاری میں ایران کے نام پر مشرق وسطیٰ کے گرد بھاری جنگی بحری بیڑوں سے گھیراؤ، پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام سے ازلی دشمنی طے شدہ امور ہیں۔ حکمران کا سہ لیس، خوشامد ٹرمپ کی کربھی لیں تو یہ حقائق عوام کے لیے ناقابل قبول اور عیاں ہیں۔ اللہ کی ناراضی کا مظہر، رحمت کے عشرے میں مردان کے اپنی سنٹر سے نہایت کم گہرائی سے اٹھنے والا زلزلہ ہے۔ اگر ہمیں رمضان میں بھی اللہ کا خوف، دنیا میں بحیثیت مسلم اپنا مقام، ذمہ داریاں، اقصیٰ اور مظلوم غزہ مستحضر نہ ہوا تو ہم کج فہمی کے کس درجے پر ہوں گئے؟ دنیا کا کون سا ظلم ہے جو باقی ہے۔ خالد تورانی، امریکی مسلم حقوق تنظیم CAIR کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے بتایا کہ اسرائیل کے پاس دنیا کا سب سے بڑا انسانی کھال (Skin) بینک ہے۔ یہ اعضاء، چرانے کی سب سے بڑی صنعت چلا رہا ہے۔ وہ ہمارے مسلم فلسطینی بھائی بہنوں کے مردہ اجساد سے کھال کھینچ رہے ہیں۔ پورا غزہ تہہ در تہہ تباہ حال رہاؤں بلڈنگوں میں دبے انسانی ڈھانچوں کا لمبہ امریکی، اسرائیل اور یورپی اسلحے نے بنایا۔ اب امن بورڈ تعمیر نو کے ٹھیکے میں سارے مسلم امیر ممالک کا پیسہ چھوڑے گا اور ساحل سمندر پر ٹرمپ کے تفریحی سیاحتی مراکز بنیں گے! کچھ تو سوچئے!

اس پر مستزاد یہ کہ 25 فروری کو موڈی کے اعلیٰ سطحی اسرائیلی دورے پر آمد کا نیتین یاہو نے کاہینہ میں

اعلان کیا۔ مقصود راسخ العقیدہ مسلمانوں کے خلاف، بھارت اور دیگر ممالک کے ساتھ مل کر معاشی، سفارتی، سکیورٹی پر مبنی وسیع تر اتحاد کی بنیاد رکھنا ہے۔ (نامہ آف اسرائیل: 22 فروری) ہماری سینٹ نے بجا طور پر اسے علاقائی اور بین الاقوامی خطرے کا باعث قرار دے کر اسرائیلی، بھارتی عزائم کے خلاف جامع قرارداد منظور کی ہے۔

ہنگلہ دیش میں بی این پی کے طارق رحمان نے اقتدار سنبھال لیا ہے۔ عوامی لیگ جس پر عبوری حکومت نے مکمل پابندی عائد کی تھی، ملک بھر میں جا جا اس کے دفاتر کھل رہے ہیں۔ اگرچہ سرکاری طور پر بقول سیکرٹری جنرل بی این پی فخر الاسلام، ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ انتخابات

میں بی این پی کے لیے عوامی لیگ کی درپردہ حمایت کے خدشات کو تقویت ملتی ہے۔ نیز بھارتی غیر معمولی گرجوٹی بھی سوالیہ نشان ہے۔ ہنگلہ دیش ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کے مطابق بی این پی کے 70 فی صد ممبران پارلیمنٹ مالدار بزنس مین ہیں۔ الیکشن میں کالے دھن کی کار فرمائی بھی رہی۔ وزراء، ممبران کی ماضی کی کرپشن کے پول بھی کھل رہے ہیں۔ اللہ ہنگلہ دیش کو سیاسی، معاشی استحکام عطا فرمائے۔ بھارتی ٹکنجے سے محفوظ رکھے۔ (آمین) عدو کے خنجر برآن جارحیت کا میں زخم خوردہ قلم سے جواب پیش کروں



پریس ریلیز 27 فروری 2026

پاکستان اور افغانستان فوری طور پر جنگ وجدل سے اعلان برأت کریں برادر ہمسایہ مسلم ممالک صبر و تحمل اور صلح و سلامتی کی طرف آئیں

شجاع الدین شیخ

پاکستان اور افغانستان فوری طور پر جنگ وجدل سے اعلان برأت کریں۔ برادر ہمسایہ مسلم ممالک صبر و تحمل اور صلح و سلامتی کی طرف آئیں۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران پاکستان اور افغانستان کا ایک دوسرے کے علاقوں پر حملوں کے دعوے اور قتل و غارت گری کرنا انتہائی تشویش ناک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ طاغوتی قوتیں اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے مشرق وسطیٰ اور ہمارے خطے کے مسلم ممالک کے آپس کے تنازعات کو ہوادے رہی ہیں۔ پھر یہ کہ باطل قوتیں یہ بھی جانتی ہیں کہ احادیث مبارکہ میں مستقبل کا جو منظر نامہ بیان کیا گیا ہے اُس میں اُن کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ خراسان کا خطہ ہوگا، جس میں پاکستان کا کچھ حصہ اور افغانستان بھی شامل ہیں۔ وہیں سے حضرت مہدی کی نصرت اور یر و شلم کی آزادی کے لیے افواج جائیں گی۔ لہذا وہ کسی قیمت پر پاک افغان تعلقات کو بہتر ہونے نہیں دے رہے۔ بلکہ معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ ٹی ٹی پی (TTP) کی دہشت گردی کو روکتے روکتے افغانستان میں افغان طالبان کی حکومت اور ریاست افغانستان پر حملے شروع کر دیئے گئے ہیں، جس سے خطے کی امن و سلامتی داؤ پر لگا دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے۔ اپنے مسلم بھائی کا ناحق قتل ایک بہت بڑا جرم اور گناہ ہے جس سے اجتناب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ آپس میں لڑنے بھڑنے سے فائدہ صرف دشمن کو ہو رہا ہے۔ لہذا اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ پاکستان اور افغانستان فوری طور پر باہم قتل و غارت گری کو بند کر کے مذاکرات کی طرف آئیں۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

ماہِ رمضان اور ہماری ذمہ داریاں

محمد عبداللہ

ماہِ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم تحفہ ہے، جو ہر سال ایمان والوں کی زندگی میں اصلاح، تزکیہ اور قرب الہی کے بے شمار مواقع لے کر آتا ہے۔

رمضان کی عظمت و استقبال

ماہِ رمضان رحمت، مغفرت اور نجات کا مہینہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔“ (صحیح البخاری)

اس حدیث کی روشنی میں رمضان کا استقبال خوشی، شکر اور تیار کی کے ساتھ کرنا چاہیے نہ کہ غفلت کے ساتھ۔

رمضان سے قبل دنیوی مصروفیات سمیٹنا

رمضان محدود وقت کا نام ہے، اس لیے ضروری ہے کہ غیر ضروری کاروباری، سماجی اور تفریحی مشاغل کم کر دیئے جائیں۔ سلف صالحین رمضان سے پہلے اپنے معاملات نمٹا لیتے تھے تاکہ عبادت میں یکسوئی حاصل ہو اور آخرت کی سرمایہ کاری زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔

اخلاص نیت و اصلاح ارادہ

روزہ محض بھوک پیاس نہیں بلکہ تقویٰ کی تربیت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ (صحیح البخاری)

لہذا رمضان سے قبل نیت کی اصلاح اور توبہ ضروری ہے۔

قرآن مجید سے مضبوط تعلق

ماہِ رمضان قرآن کریم کا مہینہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان میں حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری)

قرآن مجید سے تعلق کیسے مضبوط کیا جائے؟

قرآن کریم سے تعلق محض تلاوت تک محدود نہیں بلکہ اس کے لیے درج ذیل اعمال بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

(i) کثرت تلاوت

تلاوت کا ایک روزانہ معمول طے کیجیے، جسے کسی حال میں نہ چھوڑیں۔ کم از کم ایک پارہ روزانہ پڑھنے کی کوشش کیجیے۔

(xi) گھروں میں برکت

جس گھر میں قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہے وہاں خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے اور شیطان کا خاتمہ ہوتا ہے۔

(xii) سنہری موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیے

رمضان المبارک کا یہ مہینہ ایک سنہری موقع ہے کہ ہم اپنی پریشان حال زندگیوں کو قرآن کریم کے نور سے منور کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے، قرآن پاک کو سمجھنے اور عمل کرنے کا پختہ ارادہ ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا سکتا ہے۔

نماز، تراویح و قیام اللیل

رمضان کی راتیں قیمتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ایمان و ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ (صحیح مسلم)

نماز کی پابندی روحانی ترقی کی بنیاد ہے۔

اخلاقی تربیت و ضبط نفس

روزہ نفس کی اصلاح کا ذریعہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”روزہ ڈھال ہے، لہذا روزہ دار جھگڑا اور بدگامی نہ کرے۔“ (صحیح البخاری)

غصہ، غیبت اور بدزبانی سے بچنا رمضان کا اہم تقاضا ہے۔

بہدروی، ایثار و خدمتِ خلق

رمضان ہمیں بھوک کے ذریعہ محتاجوں کا احساس دلاتا ہے، افطار کروانا، صدقہ و خیرات کرنا اور ضرورت مندوں کی مدد کرنا عظیم اجر کا سبب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں سب سے زیادہ سخی ہو جاتا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری)

دعا و استغفار و توبہ

رمضان دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے، خاص طور پر افطار و آخری عشرہ میں اپنے گناہوں پر ندامت، کثرت استغفار اور سچی توبہ رمضان کی روح ہے۔

آخری عشرہ و لیلیۃ القدر

لیلیۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس عشرہ میں عبادت میں اضافہ، اعتکاف اور شب بیداری کا اہتمام کرنا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔



(ii) تدبر اور فرہم
قرآن کریم کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ اگر آپ عربی نہیں جانتے تو کسی مستند ترجمہ اور تفسیر کا مطالعہ شروع کیجیے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام آپ سے کیا کہہ رہا ہے اسے جاننا تعلق کو گہرا کرتا ہے۔

(iii) نماز میں قرآن کریم کی تلاوت اور سات کا اہتمام
نمازوں میں خصوصاً تراویح اور تہجد میں قرآن کریم سننے اور پڑھنے کا خاص اہتمام کیجیے۔

(iv) عمل کی نیت

قرآن کریم کو صرف برکت کے لیے نہیں بلکہ ہدایت کے لیے پڑھیے۔ جو آیت پڑھیں اسے اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش کیجیے۔

(v) آداب تلاوت کا لحاظ

باوضو ہو کر، قبلہ رو بیٹھ کر اور توجہ و یکسوئی کے ساتھ پڑھنا دل پر اثر ڈالتا ہے۔

(vi) قرآن مجید سے تعلق کے فوائد و ثمرات

جب ایک بندہ قرآن کریم سے جڑ جاتا ہے، تو اس کی زندگی میں حیرت انگیز تبدیلیاں آتی ہیں۔

(vii) دل کا سکون

قرآن کریم ذکر الہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”خبردار! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔“ (سورۃ الرعد: 28)

(viii) شفاعت کا ذریعہ

حدیث پاک کے مطابق قرآن کریم اور روزہ قیامت کے دن بندہ کی سفارش کریں گے۔ (صحیح مسلم)

(ix) درجات کی بلندی

جنت میں بندے سے کہا جائے گا کہ قرآن کریم پڑھتا اور (جنت کے بلند) درجے چڑھتا جا۔ (ترمذی)

(x) نور ہدایت

قرآن کریم زندگی کے اندھیروں میں روشنی دکھاتا ہے، اور انسان کو صحیح غلط کے درمیان فرق کرنے کی قوت عطا کرتا ہے۔

امیر محترم کا تنظیمی و دعوتی دورہ اسلام آباد

امیر محترم جناب شیخ الدین شیخ راجہ جنوری میں شالی زون کے دورے پر تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق گلزار قائد کی مسجد حرمین شریفین میں رفتائے تنظیم کے ساتھ امیر محترم کی ایک طویل نشست ہوئی۔ پروگرام کا آغاز ٹھیک صبح دس بجے ہوا۔ شیخ سیکرٹری کے فرائض حلقہ اسلام آباد کے ناظم تربیت محترم عامر نوید نے انجام دیئے۔

تلاوت کلام پاک کے بعد امیر حلقہ محترم راجہ محمد اصغر نے امیر محترم سے حلقے کا تعارف کروایا۔ اس دوران حلقے کی کل گیارہ تنظیم کے امراء نے اپنے اپنے مبتدی اور ملتزم رفتائے تنظیم کے علاوہ رفیقات اور منفرد اسراجا کی تعداد اور کارکردگی کے حوالے سے پوری رپورٹ تفصیل سے امیر محترم کے سامنے پیش کی۔ ساتھ ہی مقامی تنظیم میں شامل ہونے والے نئے رفتائے تنظیم کا مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا۔

چائے کے وقفے کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ اس کے بعد نئے شامل ہونے والے رفتاء نے امیر محترم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ امیر محترم نے رفتائے تنظیم سے خطاب کیا اور انہیں ملکی اور بین الاقوامی حالات کے تناظر میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔

نماز ظہر کے بعد امیر محترم کی ذمہ داران کے ساتھ ایک تفصیلی نشست ہوئی۔ جس میں امیر محترم نے تنظیمی امور، ملکی اور بین الاقوامی حالات پر گفتگو کی۔

نماز مغرب کے بعد ریان مارکی 13 جی میں "قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریوں" کے عنوان کے تحت امیر محترم نے قرآن کی تاثیر پر روشنی ڈالی اور سامعین کو بتایا کہ اس پرفتن دور میں ہمارے سارے مسائل کا واحد حل یہ ہے کہ ہم قرآنی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں۔ اگلے دن امیر محترم نے اپنے دن کا آغاز نیشنل ووکیشنل ٹیکنیکل ٹریننگ کمیشن (نیویک) کے سینئر آف اسیسٹنس ان ماڈرن ٹیکنالوجیز میں طلبہ و طالبات سے خطاب کیا، جس میں طلبہ و طالبات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

بعد ازاں امیر محترم اور ان کے وفد میں شامل نائب ناظم اعلیٰ شالی زون ڈاکٹر امتیاز حسین اور امیر حلقہ محترم راجہ محمد اصغر نے مطابقت کے مطابق ڈاکٹر عبید الرحمن سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔ ظہرانے پرائیمنڈ خدام القرآن اسلام آباد کی شوری سے ملاقات کے بعد امیر محترم کا دورہ اختتام کو پہنچا اور وہ کراچی کے لیے روانہ ہو گئے۔ (رپورٹ: ڈاکٹر اشرف علی)

امیر تنظیم اسلامی محترم شیخ الدین شیخ کا دورہ حلقہ کراچی وسطیٰ

امیر محترم نے 15 فروری 2026ء کو حلقہ کراچی وسطیٰ کا تنظیمی دورہ فرمایا۔ قرآن اکیڈمی جوہر کے لیے حاصل کئے گئے نئے پلاٹ پر بند ڈال دیا گیا۔ امیر محترم کی صدارت میں صبح 8:30 سے صبح 10:30 بجے تک حلقہ کراچی وسطیٰ کے کل رفتاء نشست منعقد ہوئی۔ اس موقع پر نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان (زون 1) محترم نجیب سید نعمان اختر بھی امیر محترم کے ہمراہ تھے۔ مجلس کا آغاز حافظ نظام اکبر صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ابتدائی کلمات میں محترم سید نعمان اختر نے امیر محترم کے دورے کی وضاحت فرمائی۔

قائم مقام امیر حلقہ کراچی وسطیٰ محترم فیصل منظور نے حلقہ کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی۔ اسی دوران امیر محترم نے رفتاء کو چند اہم نصیحتیں بھی فرمائیں، جن میں ایمان حقیقی میں مسلسل اضافی کوشش کرنا، ہر عمل میں اخلاص نیت کا جائزہ لینا اور اپنی تمام تر جدوجہد میں آخری نجات اور رضائے الہی کو اصل نصب العین بنانا خصوصی طور پر شامل تھا۔ امیر محترم نے فرمایا کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ہم پر سائیکلنگ ہونے والا ہے، جو قرآن مجید سے تعلق مضبوط کرنے، خود اپنی اصلاح کرنے اور دوسروں تک

پیغام ہدایت پہنچانے کا عظیم موقع ہے۔ اس لیے ہر رفیق کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دورہ ترجمہ قرآن میں اپنی شرکت کو ہر حال میں یقینی بنائے۔ آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ خواہ کسی اور کی شرکت ہو یا نہ ہو، اپنی حاضری کو لازم ضروری اور غیر مشروط سمجھا جائے، کیونکہ اصل مقصد اپنی اصلاح اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرنا ہے۔ آخر میں بیعت مسنونہ کا اہتمام کیا گیا، جس میں پہلے مبتدی رفتاء اور بعد ازاں ملتزم رفتاء نے امیر محترم کے دست مبارک پر بیعت کی۔

چائے و باہمی ملاقات کے وقفے کے بعد امیر محترم نے حلقہ کراچی وسطیٰ کے کل ذمہ داران کے ساتھ عمومی نشست کی صدارت فرمائی۔ مقامی امراء نے اپنے اپنے نظم کے حوالے سے شامل علاقوں، رفتاء کی تعداد، انقباض، معاہدین اور رفتات کے تعداد اسرہ رفیقات کی تعداد سے آگاہ کیا۔ تعارف کے بعد ذمہ داران نے امیر محترم سے مختلف موضوعات پر سوالات کیے۔ امیر محترم نے اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ ہماری دعوت کا اصل مرکز و محور قرآن مجید ہے، اور یہی وہ سرچشمہ ہدایت ہے جس سے فرد، خاندان، معاشرہ اور ریاست سب کی اصلاح ممکن ہے۔

امیر محترم نے اس امر پر زور دیا کہ دعوتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تعلق مع اللہ کو مضبوط بنانا بنیادی شرط ہے۔ اگر بندہ اپنے رب سے مضبوط تعلق قائم رکھے، عبادت میں باقاعدگی اختیار کرے، اخلاص کو مقدم رکھے اور اپنی نیتوں کی مسلسل اصلاح کرتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی کوششوں میں برکت عطا فرماتا ہے اور اس کی دعوت کو قبولیت کا شرف بخنچا ہے۔ امیر محترم کی دعا پر یہ بابرکت محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کاوشوں کو درجہ قبولیت عطا فرمائے، اور ہمیں آخری سانس تک اخلاص کے ساتھ دین حق کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آئین یارب العالمین! (رپورٹ: محمد بن عبدالعزیز، ناظم نشر و اشاعت، کراچی وسطیٰ)

حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام استقبال رمضان المبارک پروگرام

رمضان المبارک میں حلقہ کی دس تنظیمیں سے آٹھ تنظیموں میں دورہ ترجمہ قرآن جبکہ دو تنظیموں میں خلاصہ مضامین قرآن کے پروگراموں کا انعقاد کیا جائے گا۔ ان بابرکت سرگرمیوں کی تیاری کے سلسلے میں ماہ شعبان میں مقامی سطح پر بھرپور استقبال رمضان پروگرام منعقد کیے گئے، جن کے ذریعے دعوتی ماحول کو تازہ کیا گیا، احباب سے روابط مضبوط کیے گئے اور رمضان المبارک میں قرآن مجید کی محفلوں میں بھرپور شرکت کے لیے احباب کو ترغیب و تشویق دلائی گئی۔

10 تنظیم کے تحت 119 استقبال رمضان پروگرام ہوئے جن میں 6 ہزار سے زائد حضرات و خواتین نے شرکت فرمائی۔

ان پروگراموں کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے۔
ذینفس و یونٹ تنظیم: ذینفس و یونٹ تنظیم کے زیر اہتمام رمضان المبارک میں دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام ریڈیسن لان میں منعقد ہوگا۔ استقبال رمضان کے سلسلے میں کل 19 پروگرام منعقد کیے گئے جس میں 650 حضرات و خواتین نے شرکت کی۔

اولدستی تنظیم: رمضان المبارک میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد ہمالان میں ہوگا۔ استقبال رمضان کے تحت 8 پروگرام منعقد ہوئے جن میں کل 280 حضرات و خواتین شریک ہوئے۔

کورنگی شرقی تنظیم: رمضان المبارک میں دورہ ترجمہ قرآن ملن بینکویٹ میں ہوگا۔ استقبال رمضان کے سلسلے میں 10 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 650 حضرات و خواتین نے شرکت کی۔

کورنگی غربی تنظیم: رمضان المبارک میں دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام اروئی لان میں منعقد کرنے گی۔ استقبال رمضان کے تحت 14 پروگرام ہوئے جن میں 700 حضرات و خواتین نے شرکت کی۔

کافلن تنظیم: رمضان المبارک میں خلاصہ مضامین قرآن سطر ون لان میں ہوگا۔ استقبال رمضان کے سلسلے میں 5 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 200 حضرات دعواتین نے شرکت کی۔

لائسنس تنظیم: رمضان المبارک میں دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام قرآن مرکز لائسنس میں منعقد کرے گی۔ استقبال رمضان کے تحت 9 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 414 حضرات دعواتین نے شرکت کی۔

کوونگی و طلی تنظیم: رمضان المبارک میں دورہ ترجمہ قرآن راج محل لان میں ہوگا۔ استقبال رمضان کے سلسلے میں 8 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 880 حضرات دعواتین نے شرکت کی۔

ڈیفنس تنظیم: رمضان المبارک میں خلاصہ مضامین قرآن، قرآن مرکز ڈیفنس میں منعقد کرے گی۔ استقبال رمضان کے تحت 17 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 500 حضرات دعواتین نے شرکت کی۔

سوسائٹی تنظیم: رمضان المبارک میں دورہ ترجمہ قرآن گلستان انیس کلب میں ہوگا۔ استقبال رمضان کے سلسلے میں 8 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 260 حضرات دعواتین نے شرکت کی۔

قرآن اکیڈمی: رمضان المبارک میں دورہ ترجمہ قرآن مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں منعقد ہوگا۔ استقبال رمضان کے کل 20 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 1600 حضرات دعواتین نے شرکت کی۔ (مرتب: مکالمہ رفر ازاہدخان، ناظم شروا شاعت حلقہ کراچی جنوبی)

حلقہ خمیر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام ورودا سہ ماہی اجتماع

حلقہ خمیر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام یکم فروری، 2026ء کو سہ ماہی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ یہ اجتماع صبح 8 بجے سے دوپہر 2 بجے منعقد ہوا۔ اجتماع کے سٹیج سکریٹری کے فرائض مقامی تنظیم مردان کے نقیب محترم سراج اللہ نے ادا کیے۔ اجتماع میں 97 رفقہ و احباب نے شرکت کی۔

اجتماع کا آغاز مقامی امیر تنظیم پشاور صدر محترم امتیاز علی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔

تلاوت کلام پاک کے بعد پشاور غربی کے معتمد محترم نعمان اعظم نے درس حدیث دیا۔ درس حدیث کے بعد امیر حلقہ محترم محمد آصف سلاج نے اجتماع میں شرکت پر رفقہ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو رفقہ اپنے کسی شرعی غدر کی وجہ سے شرکت سے محروم رہے اللہ تعالیٰ ان کے مسائل حل فرمائے اور وہ رفقہ جو بنا کسی عذر کے نہیں آئے، ان کے لیے نہ صرف دعا کی بلکہ اس بات پر زور دیا کہ اس سہ ماہی اجتماع میں موجود رفقہ ان سے خصوصی ملاقات کریں۔ انہوں نے کچھ بیار رفقہ کے لیے دعائے صحت اور مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی۔ امیر حلقہ نے نئے مرکز حلقہ کی تعمیر کا بھی ذکر کیا، کہ الحمد للہ! نئے مرکز حلقہ کی تعمیر کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلے میں آپ کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ مالی اتفاق کی بھی ضرورت ہے۔ جو کہ آپ کے لیے توشہ آخرت ہوگا۔

بعد ازاں پشاور صدر کے ملٹرم رفیق محترم میر محمد نے "اقامت دین کے لیے کام کرنے والوں کے مطلوبہ اوصاف" سورۃ الفتح کی روشنی میں بیان کیے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جب مسلمانوں نے اپنے آپ کو اللہ کے دین کے لیے وقف کیا تو اللہ نے امت پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دیے۔ آج امت کی زیوں حالی کی اصل وجہ یہی ہے کہ امت نے اپنی اس ذمہ داری سے روگردانی اختیار کر لی ہے۔ آج بھی امت اگر اپنی ذمہ داری پوری کرے تو اللہ تعالیٰ کی برکتیں، نصرت اور کامرانی نصیب ہوگی۔ ان شاء اللہ!

اس کے بعد مقامی امیر پشاور غربی محترم ڈاکٹر محمد عثمان خان نے "صح و طاعت اور نظم جماعت" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے واضح کیا کہ نظم کا سب سے اہم اور لازم جز سنا ہے اور پھر صرف سننا ہی نہیں بلکہ اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ انہوں نے احادیث کی روشنی میں نظم جماعت کی اہمیت اور جماعت میں صح و طاعت کی پابندی پر زور دیا۔

بعد ازاں ناظم دعوت حلقہ محترم حبیب الرحمن نے "اسلام، رمضان اور پاکستان" کے موضوع پر بیان کیا۔ انہوں نے آیات قرآنیہ سے واضح کیا کہ آج دنیا میں فساد اسی لیے ہے کہ اللہ کے نظام کے بجائے طاغوتی نظام قائم ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ پاکستان کا وجود میں آنا اور وہ بھی رمضان المبارک کے مہینے میں، ایک معجزہ تھا۔ انہوں نے بانی پاکستان کے اقوال کی روشنی میں واضح کیا کہ یہ ملک بنا ہی اسلام کے لیے تھا لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اسلام کی عملی فتح کئی اسی ملک میں ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری بچت کا واحد راستہ یہ ہے کہ دین اسلام کو اس کے اصل صورت میں قائم کیا جائے۔ اس کے بعد چائے اور باہمی تعارف کا وقت ہوا۔

چائے کے وقت کے بعد محترم محمد عادل تنک نے "عالمی منظر نامہ" پر گفتگو کی۔ انہوں نے مشرق وسطیٰ، شمالی و جنوبی امریکہ، چین، روس، یورپ اور جنوبی ایشیا میں ہونے والی سیاسی، معاشی اور سٹریٹجک حالات میں تبدیلی پر سیر حاصل گفتگو کی، جسے شرکاء نے بہت سراہا اور پسند کیا۔

پروگرام کے آخر میں محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود نے "نیکی کی حقیقت" پر خطاب کیا۔ انہوں نے "آیت البر" کی روشنی میں نیکی کو بچھیلانے کے طریق کار کو واضح کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نیکی کے دو مفہوم ہیں ایک حقوق اللہ اور دوسرا حقوق العباد۔ اب حقوق اللہ کے دو جز ہیں۔ ایک ایمانیات اور دوسرا عبادات۔ اسی طرح حقوق العباد کے بھی دو حصے ہیں۔ ایک اخلاقیات اور دوسرا معاملات۔ پھر ان حصوں کا ایک دوسرے کے ساتھ حسین ربط مولا ناروی، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال اور شیخ سعدی شیرازی کے اشعار اور اس کا اردو ترجمہ اور مفہوم سمجھایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(رپورٹ: سعید اللہ شاہ، معتمد حلقہ خمیر پختونخوا جنوبی)

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(19 تا 25 فروری 2026ء)

جمعرات 19 فروری: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی صدارت کی۔

جمعہ المبارک 20 فروری: محترم ایوب بیگ مرزا سے مختصر ملاقات ہوئی۔ خطاب جمعہ کارڈو بیان مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، ماڈل ٹاؤن لاہور میں کیا۔

پیر 23 فروری: دن میں شعبہ نظامت کے اجلاس کی صدارت کی۔

منگل 24 فروری: دن میں معروف یوٹیوبر احمد فوزان کے ساتھ مرکز دارالاسلام تنظیم اسلامی لاہور میں ایک پاڈکاسٹ ریکارڈ کرائی۔

بدھ 25 فروری: لاہور ہائی کورٹ بار کے تحت "بیداری امت بذریعہ قرآن" کے موضوع پر خطاب کیا اور شرکاء کے سوالات کے جوابات دیے۔ معمول کی سرگرمیاں: مرکز تنظیم اسلامی لاہور میں تنظیمی امور انجام دیے۔

منفقہ ترجمہ و نصاب قرآنی کے حوالہ سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ دورہ ترجمہ قرآن کی ذمہ داری ڈی فلوریس مارکی لاہور میں جاری ہے۔ بعض رفقہ کی عیادت کے حوالہ سے رابطہ رہا۔

حلقہ خیر بختونخوا جنوبی کے تحت استقبال رمضان پروگرامز

مقامی تنظیم پشاور شہر کے تحت منعقد ہونے والا دورہ ترجمہ قرآن 2026ء، مرکز حلقہ کے ماحقہ، جامع مسجد سعد اللہ جان کالونی، حاجی کیپ، جی ٹی روڈ، پشاور میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ اس سلسلے میں 13 فروری، 2026ء بروز جمعہ، خطاب جمعہ کی صورت میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ خطاب جمعہ اور استقبال رمضان پروگرام کے مدرس کے فرائض محترم عبدالناصر صافی نے ادا کیے۔ انہوں نے رمضان المبارک کے برکات و فضائل بتائے اور شرکاء کو دورہ ترجمہ قرآن میں شرکت کی دعوت دی۔

مقامی تنظیم نوشہرہ کے تحت دورہ ترجمہ قرآن موضع ڈرہ میانہ ضلع نوشہرہ میں منعقد ہوا۔ جہاں محترم حبیب الرحمن نے خطاب جمعہ کی صورت میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا۔ اسی طرح دیگر دو مقامات پر بھی خطاب جمعہ کی صورت میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے علاوہ مقامی تنظیم نوشہرہ کے تحت نوشہرہ کالج آف نرسنگ میں خلاصہ مضامین کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا اور اس کے مدرس کے فرائض محترم قاضی فیصل ظہیر نے ادا کیے۔

مقامی تنظیم پشاور غربی کے تحت 13 فروری، 2026ء بروز جمعہ، بعد از نماز مغرب بہ مقام اوکیون مارکی، ناصر باغ روڈ پر استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مدرس کے فرائض محترم ڈاکٹر محمد عثمان خان نے ادا کیے۔

مقامی تنظیم پشاور صدر کے تحت ملک شادی ہال، سواتی پھانک، پشاور صدر میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ جہاں مدرس کے فرائض محترم پروفیسر فضل باسط ادا کریں گے۔ اس سلسلے میں 15 فروری، 2026ء بروز اتوار بعد از نماز مغرب، آرمی ویلفیئر ٹرسٹ ہاؤسنگ سوسائٹی، کواٹ روڈ، پشاور میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ استقبال رمضان پروگرام میں مدرس کے فرائض محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود، جس کا موضوع استقبال رمضان تھا۔ اور انہوں نے دورہ ترجمہ قرآن میں شرکت کی دعوت دی۔

مقامی تنظیم مردان کے تحت مردان شہر میں 9 مقامات پر استقبال رمضان پروگرام منعقد ہوئے۔ مدرسین نے استقبال رمضان پروگرامات میں رمضان المبارک کی اہمیت کو اجاگر کیا، قرآن سے جڑنے کی تلقین کی اور شرکاء کو دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین پروگرام میں شرکت کے لیے دعوت دی۔ 8 فروری، 2026ء بروز اتوار سراج ٹیوشن اکیڈمی، مردان میں ایک استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں مدرس کے فرائض محترم منہاج اللہ نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں شرکاء کی تعداد تقریباً 50 تھی۔

16 فروری، 2026ء، بی کوڈی سمارٹ سکول، شیخ ملتان ٹاؤن، ضلع مردان میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہاں مدرس کے فرائض محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود نے ادا کیے اور اس میں شرکاء کی تعداد تقریباً 20 تھی۔

17 فروری، 2026ء کو مسجد شہنشاہ روز کھلے، طور، ضلع مردان میں استقبال پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہاں مدرس کے فرائض محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود نے ادا کیے اور اس میں شرکاء کی تعداد تقریباً 40 تھی۔

17 فروری، 2026ء، بی کو مسجد الفلاح، پارہوٹی، مردان میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہاں مدرس کے فرائض محترم سراج اللہ نے ادا کیے اور اس میں شرکاء کی تعداد تقریباً 50 تھی۔ ادعیہ مسنونہ کے ساتھ محفل کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔ (رپورٹ: محمد آصف سلمان، امیر حلقہ خیر بختونخوا جنوبی)

حلقہ بلوچستان کے تحت توسیعی دعوتی دورہ

حلقہ بلوچستان کے تحت بلوچستان کے چار مقامات سی، ڈیرہ مراد جمالی، بھاگ نازی اور اوستہ محمد کا سال 2026ء کا پہلا توسیعی دعوتی دورہ کیا گیا جس میں حلقے کی جانب سے ناظم دعوت خواجہ ندیم احمد نے اس پورے دورے کی قیادت فرمائی۔ وفد کی صورت میں ان کے ساتھ مدرس کے طور پر مقامی امیر کوئٹہ جنوبی فدا احمد رند جبکہ اختتامیہ کے طور پر معتمد مقامی تنظیم کوئٹہ جنوبی شیخ قدر احمد اور تنظیم کوئٹہ جنوبی کے ملزم رفقاء، جناب مڑہاں مری صاحب اور منصور بزدار شریک ہوئے۔ دورے کی تفصیلات ذیل میں درج ہیں:-

دورہ سی 04 جنوری 2026ء: سی کے قدیم اور مشہور مدرسے کے مہتمم حافظہ بیگی مرغرانی کے ساتھ وفد کی صورت میں خصوصی ملاقات فرمائی بعد نماز مغرب درس قرآن کا اہتمام کیا گیا جس میں 26 احباب نے شرکت فرمائی۔

ڈیرہ مراد جمالی 05 جنوری 2026ء: مقامی رفقاء کے ساتھ مل کر وفد کی صورت میں صبح 10:45 پر الھدیٰ ہائی اسکول کے پرنسپل سے خصوصی ملاقات کی گئی۔ صبح 11:05 منٹ پر 9th اور 10th کے طلبہ سے قرآن مجید کے مسلمانوں پر حقوق کے موضوع پر خطاب کیا، دوپہر 3 بجے درس قرآن میں 13 احباب نے شرکت فرمائی۔

3 بجے چیرمین ڈسٹرکٹ کونسل بھاگ نازی اور علاقے کی ممتاز قبائلی شخصیت ارباب غلام قادر سے ملاقات کی گئی۔ شام 4:30 بجے "مبشیت مسلمان قرآن ہم سے کیا چاہتا ہے" کے موضوع پر درس کا اہتمام کیا گیا جس میں 23 احباب نے شرکت فرمائی۔ پروگرام کے اختتام کے بعد جماعت اسلامی کے ضلعی امیر قادر بخش اور رات 9 بجے اہلسنت والجماعت کے مقامی رہنما محمد بخش اور عبدالغفور حیدری سے وفد کی صورت میں خصوصی ملاقات کی۔ الحمد للہ اس دورے میں بھاگ نازی میں ایک حلقہ قرآنی کا آغاز ہو گیا ہے جس کے اب تک دور رس بذریعہ ویڈیو ہو چکے ہیں۔

اوستہ محمد 08 جنوری 2026ء: حیدرآباد کے منفر د رفیق ڈاکٹر مولانا بخش سے ملاقات میں حلقہ قرآنی کو شروع کرنے سے متعلق منصوبہ بندی کا جائزہ لیا گیا۔ طے پایا کہ ان شاء اللہ حلقہ قرآنی جلد شروع کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد دو پرعزم نوجوانوں سے سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ تنظیم کی فکر آگاہی فراہم کی گئی بعد نماز مغرب درس کا اہتمام کیا گیا جس میں تقریباً 23 افراد نے شرکت فرمائی۔ شرکاء کو حلقہ قرآنی میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ 9 جنوری کو کوئٹہ واپسی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری کاوش کو شرف قبولیت عطا کرے۔ آمین!



- برازیل کے صدر لولہ داسیلوا نے کہا ہے کہ فلسطینی قیادت کی شمولیت کے بغیر کسی امن کونسل یا امن منصوبے کا قیام ایک "عجیب امر" ہے۔
- عبرانی ذرائع ابلاغ کے مطابق آئندہ چند مہینوں میں مقبوضہ شہر الخلیل کی اراضی پر قائم غیر قانونی یہودی بستی "کریات اربع" میں نیا استيطانی محلہ تعمیر کی جانے کا امکان ہے، جس میں 156 رہائشی یونٹس شامل ہوں گے۔
- غزہ کی پٹی میں مزاحمتی کمیونٹی کے فیلڈ ونگ فورس 'راوع' نے اکتشاف کیا ہے کہ گزشتہ چند دنوں کے دوران الیجنٹ گروہوں کی جانب سے کی جانے والی متعدد تخریبی کوششوں کو کامیابی سے ناکام بنا دیا گیا ہے۔ ان تخریبی کارروائیوں کا نشانہ یولوان کے نام سے معروف حدود کے قریبی علاقے تھے۔ یاد رہے کہ 17 اکتوبر 2023ء سے اسرائیلی فوج نے امریکہ اور یورپ کی بھرپور حمایت کے ساتھ غزہ کی پٹی میں نسل کشی کا بازار گرم کر رکھا ہے، جس میں قتل عام، فاقہ کشی، تباہی، جبری بے وطنی اور بڑے پیمانے پر گرفتاریاں شامل ہیں، جبکہ اس دوران عالمی ایپیلو اور عالمی عدالت انصاف کے جنگ بندی کے احکامات کو بھی مسترد کر دیا گیا۔
- اوہائیو میں کونسل آن امریکن اسلامک ریلیشنز (CAIR) کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر خالد الترحانی نے اوہائیو کی ریاستی سینیٹ کی جوڈیشل کمیٹی کے سامنے ایک سیشن کے دوران اکتشاف کیا ہے کہ غاصب اسرائیل کے پاس دنیا کا سب سے بڑا انسانی کھال کا بینک موجود ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ان کے پاس یہ تمام کھالیں کہاں سے آئیں؟ ان کے پاس چین اور بھارت سے بھی زیادہ انسانی کھال موجود ہے۔ واضح رہے کہ ایسے کئی کیمز سامنے آئے تھے جہاں غاصب اسرائیل نے فلسطینیوں کے جسد خاکی حوالے کیے تو ان کے اندرونی اعضاء غائب تھے۔
- قابض اسرائیلی حکام نے مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر رام اللہ میں الجزیرہ چینل کے دفتر کو بند رکھنے کے حکم میں مزید 90 دنوں کی توسیع کا اعلان کیا ہے، یہ بارہواں موقع ہے کہ اس ظالمانہ فیصلے کی تجدید کی گئی ہے۔
- غزہ انسانی حقوق مرکز نے اکتشاف کیا ہے کہ غاصب اسرائیل مسلسل 134 ویں دن بھی غزہ پٹی میں سیز فائر معاہدے کی سنگین خلاف ورزیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہ خلاف ورزیاں ایک منظم پالیسی کے تحت کی جارہی ہیں جس میں وائسٹنٹ، براہ راست فائرنگ، فضائی توپ خانے کی بمباری اور گھروں کو دھواں سے اڑانے جیسی سفاکیت شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کرتے ہوئے امدادی سامان اور ایندھن کی فراہمی میں بھی مسلسل رکاوٹیں ڈالی جارہی ہیں۔ فلسطینی تنظیموں کے مطابق نظام صحت کی مکمل تباہی کے باعث 22 ہزار سے زائد زخمی اور بیمار ایسے ہیں جنہیں علاج کے لیے فوری طور پر غزہ کی پٹی سے باہر منتقل کرنے کی ضرورت ہے۔
- اقوام متحدہ کے انسانی امور کے رابطہ دفتر (اوجا) نے متنبہ کیا ہے کہ غزہ کی پٹی کے اندر گھنٹوں آبادی میں مقیم پناہ گزین فلسطینی خاندانوں کو آتشزدگی کے شدید خطرات کا سامنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صحت کے حوالے سے خطرات بھی سنگین تر ہوتے جا رہے ہیں۔

- بنگلہ دیش: انتخابات کے بعد اعلیٰ سطحی تعیناتیاں: 12 فروری کو ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں بی این پی نے 209 نشستیں جیت کر واضح اکثریت حاصل کی جبکہ جماعت اسلامی نے 77 نشستیں حاصل کیں۔ بی این پی کے سربراہ طارق رحمان بنگلہ دیش کے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھال چکے ہیں جبکہ امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش کو اپوزیشن لیڈر مقرر کیا گیا ہے۔ آری ہیزگوارڈ کی جانب سے جاری مراٹے میں کہا گیا ہے کہ لیفٹیننٹ جنرل محمد معین الرحمان کو چیف آف جنرل اسٹاف تعینات کر دیا گیا ہے۔ میجر جنرل قیصر رشید چودھری کو ڈائریکٹر جنرل آف فورسز اسمبلی میں تعینات کیا گیا ہے جبکہ میجر جنرل محمد جاگیر عالم کو وزارت خارجہ میں سفیر لگا دیا گیا ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل میر مشفق الرحمان کو ڈیفنس ڈویژن میں پرنسپل اسٹاف آفیسر تعینات کر دیا گیا ہے جبکہ ان سے پہلے پی ایس اور بے والے لیفٹیننٹ جنرل ایس ایم قرآن کی خدمات وزارت خارجہ کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ چیف ایڈوائزر پروفیسر محمد یونس کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش اب خارجہ پالیسی کے معاملے میں کسی کا تابع نہیں رہا اور تمام ممالک کے ساتھ تعلقات باہمی احترام اور قومی مفاد کی بنیاد پر استوار کیے جائیں گے۔
- ایران: ہردھمکی یاد باؤ کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے: صدر مسعود پزشکیان: پیر اوپیکس ٹیم کے ارکان کے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا کہ عالمی طاقتیں ایران کو سر جھکانے پر مجبور کرنا چاہتی ہیں۔ تاہم قوم مشکلات کے سامنے کبھی نہیں جھکے گی۔ ایران امریکہ کے باؤ کے آگے نہیں جھکے گا اور ہردھمکی یاد باؤ کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گا۔ جبکہ مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی اور بحری طاقت بڑھانے کے باوجود ایران کی جانب سے ہتھیار نہ ڈالنے پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ مایوس دکھائی دیتے ہیں۔ ٹرمپ کے خصوصی ایلچی سٹیو ہوف کا کہنا ہے کہ صدر ٹرمپ نے اُن سے سوال کیا کہ اتنے دباؤ اور خطے میں بحری طاقت کی موجودگی کے باوجود ایران ہتھیار ڈالنے کا اعلان کیوں نہیں کر رہا۔ جبکہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتیرس کے ترجمان نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں بڑھتی فوجی نقل و حرکت، جنگی مشقوں اور بحری افواج کی موجودگی پر تشویش ہے۔ سفارت کاری کے ذریعے تنازعات حل کیے جائیں۔
- اسرائیل: امریکی سفیر کے بیان کی مذمت: پاکستان سمیت 14 اسلامی اور عرب ممالک کے وزرائے خارجہ نے اسرائیل میں تعینات امریکی سفیر کے بیان "اسرائیل کے لیے عرب ریاستوں سے تعلق رکھنے والے علاقوں، بشمول مقبوضہ مغربی کنارے پر کنٹرول قابل قبول ہو سکتا ہے" کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے منشور کی صریح خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ ایک مشترکہ اعلان پر اسلامی جمہوریہ پاکستان، عرب جمہوریہ مصر، ہاشمی مملکت اردن، متحدہ عرب امارات، جمہوریہ اندونیشیا، جمہوریہ ترکی، مملکت سعودی عرب، ریاست قطر، ریاست کویت، سلطنت عمان، مملکت بحرین، لبنانی جمہوریہ، شامی عرب جمہوریہ اور ریاست فلسطین کے وزرائے خارجہ کے علاوہ تنظیم تعاون اسلامی، عرب لیگ اور خطیبی تعاون کونسل نے بھی دستخط کیے۔ وزرائے خارجہ نے اس موقف کو دو دو گ انداز میں مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایسے بیانات بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے بنیادی اصولوں کی کھلی خلاف ورزی ہیں اور خطے کے امن و استحکام کے لیے سنگین خطرہ بن سکتے ہیں۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

The Collective Aim of The Ummah

We Muslims are the member of an Ummah (Islamic community) whose sole purpose of existence and the aim of installation, according to Qur'an, is none other than calling people to Allah (SWT). As such, in this terrestrial existence not only our dignity and honor depend on realizing this collective aim, but our very existence as a religious community also depends on executing this duty in the right earnest. In the seventeenth section (ruku) of Surah Al-Baqarah (the Cow), along with the order for the change of Qiblah, the following verse was revealed:

"And thus have We made you an exalted (middle) nation (Ummah), that you may be the bearers of witness against the people and (that) the Messenger of Allah may be the bearer of witness against you."

(Al-Qur'an; 2: 143)

The divine order for the change of Qiblah was in fact a symbol that henceforth the custodian of the mosque of Jerusalem i.e., the sons of Israel have been deprived of the guardianship of the holy place and of their position as the upholders of the divine guidance. And in their place were installed the sons of Prophet Ismael (AS) as the custodians of the Holy Kaaba at Makkah Al-Mukarramah and as the new recipients and propagators of the Divine Guidance. Quite obviously, the sons of Prophet Ismael (AS) occupy the pivotal and nuclear position in the Muslim Ummah. As such their language was chosen for the revelation of the last Divine Book, and their customs and practices with amendments, modifications, additions and omissions have become the warp and woof of the last divinely revealed code of life. Other nations – (Akhareen) -which joined them later in Islam became in essence an integral part of them. This indeed was a great blessing of Allah (SWT) on them. But it was a privilege of only "Ummiyyeen" (unlettered people of Arabia) that the last Prophet (SAAW) was chosen from amongst them.

The objective and aim of the formation of this Ummah has been described very clearly thus in Surah Al-i-Imran:

"You are the best of the nations raised up for (the benefit of) humanity: you enjoin what is right and forbid the wrong and believe in Allah."
(Qur'an 3: 110)

Ref: An excerpt from the English translation of the Book دعوت الی اللہ by Dr Israr Ahmad (RAA); "Calling People unto Allah" [Translated by Dr. Absar Ahmad]

گوشہ انسدادِ اسود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

متعدد عالمی قوانین مثلاً غیر جمہوری حکومتوں کی طرف سے لیے گئے قرضوں سے قوم کی بریت وغیرہ سے فائدہ اٹھا کر جمہوری قرضوں کی طرف سے لیے گئے قرضوں کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح لمبی مدت تک قرض کی واپسی کی بجائے دو تین بڑی اقساط کی صورت میں ادائیگی کی کوشش پر بھی سودی رقم کو جزوی یا کُل طور پر ختم کروایا جانا بھی ممکنات میں سے ہے۔ یہاں یہ بھی سوال اٹھایا جاسکتا ہے کہ حکومت آئندہ سودی قرضوں کے حصول سے کیسے رک سکتی ہے جبکہ ملکی معیشت کی حالت دیگر گوں ہے؟ ہماری طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ حکومت کو خود انحصاری کا راستہ اختیار کرنا چاہیے اور اس کے لیے درج ذیل خطوط پر ٹھوس منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔

(a) ملکی وسائل اور ذخائر کا اپنی پالیسیوں کے تحت درست سمت میں بھر پور استعمال۔ مثلاً اگر دیانتداری سے کام لیا جائے تو پاکستان میں ہائیڈرو پاور پلانٹس کو لے کر ایٹمی جیوتھرمل اور دیگر ذرائع سے پانچ سے دس سال کی مدت میں 60 ہزار میگا واٹ بجلی بنائی جاسکتی ہے۔ تھرکول ریکوڈنگ سینٹرک و دیگر قیمتی ذخائر کو استعمال میں لاکر قوم کی قسمت بدلی جاسکتی ہے۔ (جاری ہے)

بحوالہ: "انسدادِ اسود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال" از حافظ عاطف

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1406 دن گزر چکے!

اللہ و رسلہ و آلہ و صحبہ وسلم دوائے مغفرت

☆ حلقہ پنجاب جنوبی، نیولمان کے بہتدی رفیق محترم سعید الرحمن خان کی والدہ وفات پائیں۔ برائے تعزیت: 0307-7344673

☆ حلقہ پنجاب جنوبی، بلتان غربی کے بہتدی رفیق محترم محمد فاروق کے والد وفات پائیں۔ برائے تعزیت: 0346-6286584

☆ قرآن اکیڈمی، لاہور کے کارکن محترم نعیم طاہر کے بڑے بھائی وفات پائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَ اَزْوَاجَهُمْ وَ اَزْوَاجَهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَ حَسْبُنَا اللَّهُ

ACEFYL cough syrup

Acefylline piperazine 45mg + diphenhydramine HCl 8mg

PAKISTAN'S MOST PRESCRIBED COUGH SYRUPS



Nabiqasim Industries (Pvt.) Ltd.
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road,
Karachi - 74200

+92 21 - 111 742 762

+92 21 - 2636313

info@nabiqasim.com

www.nabiqasim.com

